RARE BOOK
CHECKED

مطبع محمدی … چھپا

CHECKED 1963

بسم اللہ الرحمن الرحیم

| | |
|---|---|
| حمد بے حد اوس خدائے پاک کو | نور ایمان جسنی بخشا خاک کو |
| خاک کو پر نور سرتاپا کیا | قطرۂ ناچیز کو دریا کیا |

سبحان اللہ تعالی شانہ کہ ذات اوسکی جمیع صفات سے بری ہی شرک اور زوال سی اور الوہیت اور
صمدیت اوسکی پاک ہی ادراک وہم وخیال سی مشابہت اعراض اور جواہر سے مطلقا بری اور مناسبت اوہام
خواطر سی مطلقاً معرا ایسا معبود مطلق کہ جسنی بنی آدم کی واسطی چراغ رہنمائی کا انبیا کی ہاتھین دیا
اور تمام عالم کو سید انبیا سند الاصفیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع جمال جہان آرا سے
روشن کیا بلکہ اوسیکی واسطی تمام انبیا اور ملائکہ مقربین اور آسمان و زمین اور ہیجدہ ہزار
عالم کو عالم ظہور مین لایا اور اوسکی وجود باجود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع کائنات کے
خزانہ اختصاص کنت کنزا مخفیا سے خلعت خاص لولاک لما خلقت الافلاک کا پہنایا بس

افضل ترین صلوات طیبات کہ جسکی خوشبوئی باغ رضوان کا معطر اور مشام ملاء اعلی
کا معنبر ہو جاوی ہزار ول و جان سے اوس سلطان دین پرور روضہ منورہ پر نثار کیا جائے کہ جسکے
سلطان صاحب ہان حبیب الرحمان محبوب سبحان یکہ تاز عرصہ گاہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى شہباز
بلند پرواز دَنَى فَتَدَلَّى شاہ اورنگ نشین مکانِ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى
راز دار رموز بہترین فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى طوطی شکرخای وَمَا يَنْطِقُ
عَنِ الْهَوَى عندلیب خوشنوای إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى آئینہ صورت نمای لَوْلَاكَ
لَمَا گنجینہ گوہر آمای يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى شہنشاہ فرمان ہای آدَمُ وَمَنْ دُونَهُ
تَحْتَ لِوَائِي گلبن نورستہ چمنستان کبریائی ماہ روی طلعت زیبائی خورشید سیمای وَالنَّهَارِ
إِذَا تَجَلَّى سیاہ موی غالیہ سای عنبر آسای وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى شمع شب افروز
كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ آفتاب جہانتاب وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ تکیہ اریکہ طہ و یسین آمای حقیقت فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
گلگونہ عارض وَالشَّمْسِ وَالضُّحَى شانہ کش طرہ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى سرمہ دیدہ
وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى شہسوار میدان اجتبا شہریار ایوان اصطفا صدر صفۂ
صفا بدر قبۂ وفا گوہر درج بطحی اختر برج طٰہٰ واسطہ آفرینش ارض و سما شفیع گناہان ماوشما
مکرم کبریا مقدم مرتجی معظم مہتدی مؤید معتدی احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم و علی الہ و اصحابہ البررۃ الاتقیا ای عاشقان روی محمد و ای شیفتگان
گیسوی احمد جانو اور آگاہ ہو کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مادہ تمام موجودات

اور خلاصہ جمیع کائنات کا ہی یعنی جب صانع باکمال کو ظاہر کرنا اپنی حسن و جمال کا منظور
ہوا پہلی نور احدیت سی نور احمدی پیدا کیا اور تمام موجودات کو اوسکی نور سی عالم ظہور مین
لایا اور ظہور اوس ذات ستودہ صفات کا سب انبیا کی بعد محض اسواسطی تہا کہ جسطرح بعد
طلوع آفتاب کی روشنی ماہتاب اور ستارونکی چہپ جاتی ہی فروغ ملت محمدی ناسخ
ملتونکا ہوا اگر وہ نور قدم پہلی اسکی جلوہ افروز ہوتا تو اور انبیا رسالت اور نبوت سے محروم
رہتی روایت ہی کہ ایکدن جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حضرت
جبرئیل علیہ السلام سی پوچہا کہ ای جبرئیل عمر تمہاری کسقدر ہوگی عرض کیا یا رسول خدا
علیم دانا ہی حال ہی اسقدر جانتا ہون کہ جب مجہی خلعت وجود عنایت ہوا ایک ستارہ
نورانی کہ ستر ہزار برس کے بعد طلوع ہوتا تہا اور مینے اوسی ستارہ کو کئی سو بار دیکہا ہی
آپ نی فرمایا کہ وہ نور اب بہی نظر آتا ہی کہا کہ بعد ظہور ذات بابرکات کی پہر کبہی نہین دیکہا
فرمایا کہ وہ ستارہ نور محمدی تہا کہ صانع مطلق نی قبل تخلیق جمیع موجودات کی پیدا کیا تہا
روایت ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی روضہ منورہ مین ایک درخت ہی ہر سال اوس پر
دو بار پہول آتی ہین اور ہر ایک پہول پر پات پتی ہوتی ہین پتی پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰہِ منقوش ہی اہل اوس ملک کا اون پہولونکو باحتیاط تمام رکہتا ہی بعض اوسکی استعما
سی شفا پاتی ہین اور نابینا بینا ہوجاتی ہین اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین پر گرتا ہی تو کوئی
اوسکو فورا اوٹہا لیجاتی ہین کسی جانور کو مجال نہین کہ اوسکو کہاوی اور کسی آتش کا زہرہ
نہین کہ اوسی جلاوی دوسرا مقام تہلیت ہی کہ ہرگاہ برگ درخت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نام کی برکت سی جلنی سی محفوظ رہی بندہ مومن جسکی دل پر کلمہ طیبہ نقش ہو کیونکر آتش دوزخ سی
محفوظ نرہیگا نقل ہی کہ زمانہ بنی اسرائیل مین ایک شخص نہایت فاجر اور بدکار تھا
دو سو برس تک فاسق اور فاجر رہا سب لوگ اوسکی فسق اور فجور سی عاجز تھی جب وہ مرا
تو اوسکو ایک مزبلہ یعنی بول و براز مین پھینک دیا جبرئیل امین اوسیوقت حضرت موسی کی پاس
آئی اور کہا خدا تعالی فرماتا ہی کہ آج ہماری دوست نی دنیا سی انتقال کیا لوگون نی اوسکا لاشہ
بول و براز مین پھینک دی ہی اوسکی تجہیز و تکفین لازم ہی اور بنی اسرائیل سی کہو کہ اگر اپنی مغفرت
چاہتی ہین اسیوقت اوسکی جنازی کی نماز پڑہین حضرت موسی نی کمال تعجب سی سبب اوسکی آمرزش کا
پوچھا حکم ہوا کہ جسقدر گناہ اوس گنہگار نی دو سو برس کی مدت مین سرزد ہوئی خدا خوب جانتا ہی
اور حال اوسکا کبھی لائق بخشایش نہ تھا لیکن ایکدن یہ شخص توریت دیکھتا تھا جسوقت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پڑہا آبدیدہ ہوا اور اوس ورق کو آنکھوں سی لگایا ہمکو تعظیم اور
توقیر اپنی حبیب کی پسند آئی ایک تعظیم کی برکت سی دو سو برس کی گناہ عفو کئی عاشقان محمد
دلخوش رہو کہ عشق حضرت خواجہ کائنات علیہ السلام و الصلوۃ کا بہرحال وسیلہ نجات
ہی روایت ہی کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کی قریب پہنچی اور حضرت
یوسف علیہ السلام تمامی فوج اور لشکر سی استقبال کو آئی حضرت یعقوب ایک بلندی پر
کھڑی تھی جوق جوق لشکر سامنی گذرتا جاتا تھا جسدم حضرت یوسف نی پدر بزرگوار کو دیکھا
عماری پر سی نکار سی گری اور حضرت یعقوب پہلی یوسف علیہ السلام کو پہونچتی ہی خاک پر غلطان
ہوی یہانتک دونو لپٹ کی بیہوش ہوگئی ملائکہ مقربین حال دیکھکر روئی اور کہا خداوندا

محبت یعقوب کو یوسف کی ساتھ تہی تو تین دن ہی ایسی محبت کسی سے کہتا ہو کا ارشاد ہوا قسم ہی مجھے
اپنی عزت اور جلال کی مجھے بھی تیاں محمد سے اتنی ہی محبت ہی جتنی یعقوب کو یوسف سے ہی محبوبین نہین جانتا کہ
یہ کیا مقام ہی اور اپنی محبوب کی امت پر کسقدر نوازش اور اکرام ہی سُبحَانَ اللہِ بکرمہٖ
روایت ہی کہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کی دن کمر شفاعت کی باندہینگی اور
تاج کرامت کا فرق مبارک پر رکہکر عرصات قیامت مین جسطرح مادر مشفقہ اپنی فرزند
گم گشتہ کی جستجو کرتی ہو اُمَّتِی اُمَّتِی فرماتی ہوی امت گنہکار کی جستجو فرماینگی حکم ہوگا
ای محمد اپنی امت کو حساب کی واسطی سامنی لا آپ خلفای راشدین اور مہاجرین انصار
شہدا اور زہاد و عباد کو سامنی لیجاینگی خطاب ہوگا ای محمد یہ لوگ مطیع ہین یا منحرف
مخلص ہین یا دشمن عالم ہین یا جاہل روزہ دار ہین یا حرام خوار کس طرح کی لوگ لایا ہی
خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ملول اور مغموم آبدیدہ ہوکی عرض کرینگی پروردگار
میری مجھی تیری رحم اور کرم سی یہ امید نہ تہی کہ اسقدر میری امت کی تفتیش فرمائیگا
ارشاد ہوگا ای حبیب آج روز حساب ہی کاہ کاہ قطرہ قطرہ حساب کرونگا تا تجھی
معلوم ہووے کہ تیری امت سی کسقدر نافرمانی ہوی اور کوہ کوہ دریا دریا بخشونگا تاکہ تجھی تو
کہ مجھی کسقدر تیری پاسداری اور غمخواری منظور ہی نقل ہے کہ جب بہشت مین
حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام پر عتاب نازل ہوا اور حلۂ بہشتی لی لیا آدم نی شرم
برہنگی سی بہاگنی کا ارادہ کیا موی سر درخت عتاب سی الجہ گئی حکم آیا ای آدم مجہسی
بہاگتا ہی عرض کیا تجہسی مجال گریز کی نہین مگر تجہسی تیری پناہ مانگتا ہون تو غفور رحیم ہی

میری خطا سے کندر کچہ اثر پذیر نہوا حکم آیا اِذْهَبُوْا بِعَبْدِیْ لیجا میری بندیکو فرشتی
کشان کشان لیچلے پہر عرض کیا خداوندا مجہی تو نے اپنے ید قدرت سے پیدا کیا اور بہشت جاے
آسایش دی ملائکہ کو میری سجدہ کا حکم فرمایا صرف ایک گناہ سے یہ سب کرامتین زائل
حکم ہوا اِذْهَبُوْا بِعَبْدِیْ ملائکہ کہینچتی لیچلی عرض کیا بار خدایا مجہی بہشت سے مت نکال
مین تیری فراق کی طاقت نہین رکہتا فرمایا اِذْهَبُوْا بِعَبْدِیْ فرشتی اوسیطرح
لیچلی التماس کیا پروردگار بے نیاز تو نے وعدہ کیا تہا کہ تیری اولاد سے انبیا اور
اولیا پیدا کرونگا اب مجہپر رحم کر کچہ سودمند نہوا غرض ہر بار منت اور الحاح
حضرت آدم کی زیادہ ہوتی تہی اور جس درخت سے پناہ مانگتی تہی وہ درخت
دور ہٹا کرتا تہا اور ہر بار یہی حکم ہوتا تہا اِذْهَبُوْا بِعَبْدِیْ اور ملائکہ کشان کشان
لئے جاتی تہی حضرت آدم نے عرض کیا یا الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے مجہپر رحم
حکم پہنچا کہ اے ملائکہ اسوقت آدم ہماری درگاہ مین پر شفیع لایا ہے اب تعظیم کرو
اسکی کہ بدولت نام محمدؐ کی ہمنے اوسکا گناہ عفو کیا روایت ہے کہ جب ابلیس
لعین راندۂ درگاہ ہوا ایک فرشتہ ہر روز تپانچہ غضب اوسکی منہ پر مارتا تہا اثر
اوس تپانچی کا دوسری دن تک زائل نہوتا تہا بعد بعثت سید عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی جب آیت کریمہ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ نازل ہوی اونے
عرض کیا یا رب العالمین عالم مین مین بہی ہون مجہی بہی اس نعمت عظمیٰ سی محروم مت رکہ حکم
ہوا کہ آج سی ضربت تپانچہ موقوف ہوی مسلمانون کا مردود بارگاہ ایزدی بدولت

وجود محمدی صلی اللہ وسلم کی سبب بلا سی نجات پاوی طالبانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ آتش دوزخ سی محفوظ ہین کیا بعید ہی **نقل ہے** کہ ایکدن حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل پاوی مبارک کو بوسہ دیتی تہی اور بار بار آنکہون سی لگاتی تہی حضرت نی پوچہا ای جبرئیل یہ کیا حالت ہی میکائیل نی عرض کیا یا رسول اللہ جبرئیل نی آج ستر بار رخصت طلب کی کہ حضور مین حاضر ہو ملائکہ کہتی تہی کہ اسقدر مبالغہ و اصرار کیا ضرور اسنی کہا مجہی معذور رکہو کہ بدون زیارت جمال رسول خدا کی مجہی صبر نہین آتا **نظم**

| | |
|---|---|
| چشم کش نور محمد بہین | قاعدۂ دولت سرمد بہین |
| ہر دو جہان پرتو نور ویست | کون و مکان مظہر ظہور ویست |
| نور نبی لمعۂ نور خداست | لمعۂ ہر نور ازو کی جداست |
| نور خدا ظاہر ازین نور شد | نام ہر طالب ازین سور شد |

**یارب صل وسلم دائما ابدا علی نبیک خیر الخلق کلہم**

دانایان غواص حقیقت اور ماہران امور شریعت نی یون لکہا ہی جب حضرت صمدیت کی اظہار ذات مستجمع کمالات کا منظور ہوا جمیع موجودات کی نور سی ہزار برس پیشتر نور کامل السرور خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر کی فضای قربت مین کہا یش و نور سراپا سرور ایک مدت تک بساط تقرب پر طواف مین مشغول رہا بعد اسکی سجدی کی لئی مامور ہوا چنانچہ ایک سال کامل اوس جہان کا کہ ہر سال تین سو ساٹہ دن کا اور ہر روز یہان کی ایک برس برابر ہوتا ہے

سجدی مین رہا اور خدای عز وجل کی تسبیح مین مشغول تہا پس اوس نور قدم گنجور
سی ایک جوہر بنایا اور اوس جوہر فیض مظہر کو نظر عنایت سی دیکہی دس حصے کیے
ایک حصہ سی عرش دوسری سی لوح تیسری سی قلم بنایا اور حکم کیا قلم کو کہ لکہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم قلم نی ہزار برس مین بسم اللہ لکہی بعد اسکی لکہا لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ جسوقت نام خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکہا ہزار برس تک
سر بسجدہ رہا پہر سر اوٹہا کی کہا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حق تعالی نی اپنی حبیب کی طرفسی جواب دیا وعلیک السلام وعلیہ منی الرحمۃ
اسیطرح حصہ چہارم اور پنجم اور ششم اور ہفتم اور ہشتم اور نہم سی ماہتاب آفتاب بہشت
اور دوزخ اور ملائکہ اور کرسی بنائی دسوین حصہ سی روح محمد پیدا کرکی عرشکی داہنی طرف
چار ہزار برس تک تسبیح اور تقدیس مین مشغول رکہا الغرض وہ نور کرامت ظہور
ستر ہزار برس تک عرش پر اور پانچ ہزار سال کرسی پر جلوہ افروز رہا پہر جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل بموجب حکم ربانی زمین پر آئی اور پارہ خاک طلب کیا زمین
نی جسوقت نام خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا شق ہوگئی اور خاک سپید
مثل کافور اوس سی ظاہر ہوئی چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مثقال خاک اوس
مقام سی کہ اب جای تربت اوس جناب کی ہی لی آئی پہر اوس خاک کو مشک اور
زعفران اور سنبل اور مای معین اور شراب تسنیم اور کافور بہشتی سی خمیر کرکی مادہ
وجود باجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا اور جبرئیل نی اوس درج نو

مطہر کو اطباق سموات اور اطراف بہشت اور اصناف ملائکہ مین گرد بگرد پہرا کر
تروکہنا یا هٰذَا طِينَةُ حَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَشَفِيعِ الْمُذْنِبِينَ
مَشْهُورٌ فِي الْأَوَّلِينَ وَمَذْكُورٌ فِي الْآخِرِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غرض وہ مایۂ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بصورت ایک قندیل کی چند مدت خلقت
کالبد آدم تک ساق عرش سے معلق رہا جسوقت وہ نور قدم گنجور مطلع انوار قدسیہ
سی مثل کوکب دری (ستارہ روشن) کی درخشان ہوا پہر اوس گنج توحید کی لئی محل اور مورد
مطلوب ہوا بعد ترتیب اور ترکیب کالبد حضرت آدم کی بیچوا إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ
عَلَى السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ الخ کی ممالک ملکوت مین ندا ہوئی کہ جو کوئی
قابلیت قبولیت کی رکہتا ہو ہان اس گوہر گرانمایہ کی خریداری کری رباعی

گوہری بر سر بازار ظہور آوردند
تا خریداروی از کون و مکان بر خیزد
این گرانمایہ متاع از دو جہان مستغنی است
طالبی کو کہ ہم از جان و جہان بر خیزد

ابو البرکات اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام نی زبان استغفار سی عرض کیا

بنشین بر دل ویرانہ ام ای گنج مراد
کہ من اینخانہ بسودای تو ویران کردم

القصہ بمصداق وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ (اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے) کی وہ ودیعت (امانت) عظمی اور نعمت کبری (بڑے) جسم خاکی
انسان کو عنایت ہوئی یعنی نور محمدی حضرت آدم کی پیشانی پر جلوہ افروز ہوا اور
حضرت آدم سی لیکر عبد المطلب اور عبد المطلب سی عبد اللہ تک مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا رہا
چنانچہ ایکدن عبد اللہ نی عبد المطلب سی کہا کہ جب مین بطحای مکہ کی طرف جاتا ہون

ایک نور عظیم الشان میری پیشانی سی ظاہر ہو کر دو حصہ ہو جاتا ہی نصف اوسکا جانب مشرق نصف اوسکا جانب مغرب منتقل ہوتا ہی من بعد وہی نور بصورت پارۂ ابر کی میری سر پر سایہ کرتا ہی پھر متوجہ ہوتا ہی طرف آسمان کی اور دروازی آسمان کی کھل جاتی ہین اور جب زمین پر بیٹھتا ہون زمین سی آواز آتی ہی کہ ای وہ شخص کہ نور محمد تیری پشت مین جلوہ افروز ہی تجھپر سلام اور جس درخت خشک کی پاس گذر کرتا ہون وہ درخت فوراً سرسبز ہو جاتا ہی اور مجھپر سایہ کرتا ہی جسوقت وہانسی اوٹھتا ہون پھر بدستور سوکھ جاتا ہی عبدالمطلب نی کہا کہ ای عبداللہ بشارت ہو تجھی کہ تیری صلب سی سید رسل ہادی سبل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا نقل ہے کہ عبداللہ جسدم بتخانہ کی طرف جاتی تھی آواز آتی تھی کہ ای عبداللہ زنہار زنہار ہماری قریب مت آئیو اسلئی کہ نور پیغمبر آخرالزمان

تیری پیشانی سی جلوہ افروز ہی وہ سبب ہماری ہلاکت کا ہوگا

| | |
|---|---|
| یا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً | عَلٰی نَبِیِّكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ |
| صبحدم تا خسرو افلاک یعنی آفتاب | بر کشید از عارض گلگون خود بند نقاب |
| از زمین تا آسمان رشک تجلی زار شد | خاک گردید از صفا ہمرنگ فرش ماہتاب |
| بسکه شبنم از فروغ لاله مشعل بر فروخت | سبزه ہمرنگ زمرد شد ز فرط آب و تاب |
| خرمی شوید سر پر آسمان از شیر صبح | خاک را روبد ز جاروب شعاعی آفتاب |
| ہیچ میدانی که این صبح صفا باشد چه صبح | کز صفایش چہرہ خورشید میریزد گلاب |

صبح میلاد پیمبر ہست آئین جلوہ اش        غیرت آئینہ میکند دل ہر شیخ و شاب

قلم ارادت۔ قلم ارباب تواریخ کا نہایت ادب و تعظیم سی سر سجدہ ہوکر یون زمزمہ سنج حقیقت ہی کہ وہ نور متبرک بارہوین تاریخ جمادی الآخرہ شب جمعہ کو عبد اللہ سی منتقل ہوکر حضرت کی والدہ ماجدہ آمنہ کو تفویض ہوا راوی لکھتا ہی کہ جس رات کو آمنہ حاملہ ہوئین دو سو عورتین رشک و حسد سی مرگئین اوس رات کو ملائکہ آسمان نی غلغلہ شادمانی کا زمین تک پونہچایا اور اہل زمین نی طنطنہ کامرانی کا آسمان کو سنایا جبرئیل نی علم سبز خانہ کعبہ پر نصب کیا اور مبارکباد دی فرشتون نی ارباب زمین کو دروازی بہشت کی مفتوح ہوئی عالم انوار قدس سی معمور ہوگیا ابلیس پہاڑون مین جا چھپا چالیس شبانہ روز صحرا اور دریا مین سرگردان رہا بت روی زمین کی سرنگون ہوئی حیوانات قریش کی بولنی لگی اور بشارت مغرب کی طیور اور وحوش نی مشرق کی چرند اور پرند کو دی کہ آج آمنہ حاملہ ہوئین آپ زمانہ خیر البشر ابو القاسم کی ظہور کا نزدیک آیا شیاطین سلاطین کی تخت اوندہی ہوگئی آمنہ آپ کی والدہ فرماتی ہین کہ آغاز حمل سی چہہ مہینی تک کوئی علامت علامات حمل سی مجہپر ظاہر نہوئی اور کسی طرحکا ضعف اور الم مجہی معلوم نہوا چند سال قبل اس واقعہ کی اہل قریش بسبب خشک سالی کی ضعیف اور ناتوان ہوگئی تہی جب آمنہ حاملہ ہوئین پانی برسا اور درخت خشک سرسبز ہوئی قبل تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ پدر بزرگوار کو اتفاق سفر کا ہوا اور ہنگام مراجعت سفر آخرت پیش آیا اثنای راہ مین انتقال فرمایا

عبد المطلب کو اس سانحہ سی نہایت الم ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر کہ ہنوز رحم مادر ہی سی گلشنِ دنیا پر قدم نرکہا تہا اور باپ نی سفر آخرت کا قبول کیا بہت افسوس ہوا حال آنکہ یتیمی اون گوہر دریائی حدت کی موجب افزونی قدر و قیمت تہی بیت

| | |
|---|---|
| ور اگر یتیم شد بیش بود بہای او | زانکہ خرد و فزون نہند دُرِ یتیم را بہا |

الغرض جب نو مہینی کامل مدت حمل کی گذر گئی تب بارہوین ۱۲ تاریخ ربیع الاول کی دوشنبہ کی دن وقت صبح صادق بعد چہ ہزار سات سو پچاس برس کی زمانۂ آدم علیہ السلام سی آفتابِ عالمتاب حدانیت مطلع قدم سی ساحت حدوث پر جلوہ افروز ہوا یعنی سید کونین سلطانِ دارین احمد مصطفی محمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہزارون جاہ و جلال سی دولت سرای اقبال مین ظہور اجلال فرمایا درینجا برخیزد و بخوانند

| | |
|---|---|
| ندا از حاملانِ عرش آمد | کہ بر خیز از پی تعظیم احمد |
| شہنشاہِ اعظم تولد ہوئے | رسولِ مکرم تولد ہوئے |
| شہ دین و دنیا تولد ہوئے | مہ اوجِ علیا تولد ہوئے |
| تولد ہوئی پیشوائی جہان | تولد ہوئی مقتدائی جہان |
| تولد ہوئی سرورِ مرسلان | تولد ہوئی رہبرِ دو جہان |
| تولد ہوئی رہنمائی قدیم | قسیم جسیم نسیم و وسیم |
| تولد ہوئی بحرِ فیضِ عمیم | شفیعِ مطاعِ نبیِ کریم |
| تولد ہوئی مہرِ اوجِ شرف | تولد ہوئی فخرِ عہدِ سلف |

| | |
|---|---|
| تولد ہوئے خواجۂ بعث ونشر | تولد ہوئے شافع روز حشر |

سبحان اللہ ایسی آفتاب خیر اور برکت نی مطلع ذات مطلق سی اطراف کائنات میں طل
فرمایا کہ جسکی جمال عالم آرا نی فرش و عرش تک منور کر دیا اور سمک سی سماک تک نام کفر
کا باقی نرکہا ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ تہنیت خوان سلام تہی اور شجر حجر در و دیوار سی آواز سلام آتی

| | |
|---|---|
| السلام ای آفتاب داد و دین | السلام ای انتخاب اولین |
| السلام ای دستگیر بیکسان | السلام ای چارۂ درد نہا |
| السلام ای قبلہ گاہ اہل دین | السلام ای بادشاہ مرسلی |
| السلام ای بود آدم را سبب | السلام ای خلق عالم را سبب |
| السلام ای شاہ عظمت والسلام | السلام ای ماہ رفعت والسلا |
| السلام ای گوہر تاج رسل | السلام ای زینت معراج قبول |
| السلام ای پیشوای انبیا | السلام ای مقتدای اولیا |
| السلام ای باعث ایجاد خلق | السلام ای موجب بنیاد خلق |
| السلام ای زبدۂ ارباب علم | السلام ای قدوۂ اصحاب ع |
| السلام ای مظہر انوار حق | السلام ای مصدر اسرار حق |
| السلام ای شاہ شاہان السلام | السلام ای جان جانان السلا |

مسلمانون اسوقت کہ نام خواجۂ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ز
پر آیا مقام اسکا ہی کہ جان و دل سی درود نامحدود بہیجو

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْهَاشِمِيِّ الْمَدَنِيِّ الْقُرَشِيِّ الْعَرَبِيِّ

ای رب میری درود وسلام بھیج اوس بن پڑہی نبی پر جو اولاد ہاشم متوطن مدینہ قوم قریش سی عرب ملک

الْاَبْطَحِيِّ الزَّكِيِّ شَفِيْعِ الْاُمَمِ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الرَّسُوْلِ الْمُصْطَفَى الْمُجْتَبَى

بطحا کی پیدائش پاکیزہ سفارشی امت کا ہی ای میری رب درود وسلام بھیج اوس رسول برگزیدہ بزرگ

الْمُقْتَدَى الْمُهْتَدَى بَدْرِ الدُّجَى شَمْسِ الضُّحَى نُوْرِ الْهُدَى صَاحِبِ السَّيْفِ وَالْقَلَمِ

پیشوا رہنما پر جو اندہیاری کا چاند دہوپ کا آفتاب چراغ ہدایت کا تلوار وقلم والا ہی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى اَحْمَدَ الْمُؤَيَّدِ الْمُسْنَدِ الْمُسْتَنَدِ الْمُمَجَّدِ الْمُحَمَّدِ

ای رب میری درود وسلام بھیج اوس احمد تائید وسند کئی گئی سند والی بزرگ سراہی گئی

صَاحِبِ اللِّوَاءِ وَالْوَلَاءِ وَالتَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ سِرَاجِ الْاُمَمِ مِنْهَاجِ الْكَرَمِ

جو نشان ومحبت وتاج ومعراج والا چراغ امتوں کا بخشش کی راہ ہی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ النَّصِيْرِ الْكَبِيْرِ الظَّهِيْرِ اَمِيْرِ الْعَرَبِ سُلْطَانِ الْعَجَمِ

ای رب میری درود وسلام بھیج اوس بشیر ونذیر بڑی مددگار حمایتی پر جو سردار عرب بادشاہ عجم کی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحَبِيْبِ الْمُكَرَّمِ الْمُعَظَّمِ الْمُفَخَّمِ الْمُحْتَشِمِ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ

ای رب میری درود وسلام بھیج ایسی حبیب بزرگ عظمت والی باوقار باحشمت نہایت بزرگ بہت بڑی

بَحْرِ الْكَرَمِ عَيْنِ الْهِمَمِ مَعْدَنِ الْحِكَمِ مَصْدَرِ النِّعَمِ مِصْبَاحِ الظُّلَمِ

جو دریای بخشش اور چشمہ ہمت کان حکمت ظہور نعمتوں کا چراغ تیرگی کا ہی

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نُوْرِكَ الْقَدِيْمِ وَصِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ

ای رب میری درود وسلام بھیج اپنی نور قدیم اور راہ مستقیم

وَصفیكَ العَلیمِ الحَلیمِ الرَحیمِ الکَریمِ الحَکیمِ الحَکَمِ

وہ برگزیدہ دانا پر جو بردبار رحمت والا اکرم حکمت کا فیصلہ کرنی والا حضومات کا ہی

| | |
|---|---|
| یا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّم دائِماً اَبَداً | عَلی نَبِیِّكَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِمِ |
| بہیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ نبی پر اپنی مدام |

آمنہ آپ کی ماں کہتی ہین کہ وقت وضع حمل کی ایک آواز عظیم الشان بلند میری کانون آئی کہ اوسکو سنکی خوف غالب ہوا ناگہان ایک مرغ سپید نی اپنی بازو میری سینہ پر ملی کہ فوراً وہ خوف جاتا رہا ناگاہ تشنگی غالب ہوئی خود بخود ایک پیالہ شربت کا مثل دودہ کی غیب سی نمودار ہوا مین نی خوب سیر ہو کی پیا شہد سی زیادہ شیرین تہا پہر ایسا نور مجہسی ظاہر ہوا کہ تمام گہر اوس نور سی نورانی ہوگیا جسطرف دیکہتی تہی سوا نور کی اور کچہ نظر نہین آتا تہا اور کچہ عورتین باحسن جمال شکل دختران عبد مناف نظر آئین اور مشکل میری امورات کی ہوتی اونہین دیکہ کے متعجب ہوتی نہین جانتی کہ کون ہین کہانسی آئی ہین اور صحن خانہ مین آواز رفتار کی سنتی تہی لیکن کوئی نظر نہ آتا تہا اور ایک چادر سپید طولانی آسمانسی زمین تک نظر آئی اوسوقت منادی نی ندا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم خلائق سی نگاہ رکہیو اور جماعت کی جماعت مرغ زمرد منقار یاقوت بازو خرامان خرامان مجہتک آتی تہی آواز و نغمہ جنکی نہایت طرب انگیز اور کچہ مرد نظر آئی درمیان آسمان اور زمین کی ہوا مین معلق کہڑی گلاب پاش اور صراحیان نقرہ کی ہاتہین لئی اوسدم کمال غیرت سی میری بدن سی عرق آگیا جو قطرہ ٹپکتا تہا اوس سی مشک کی بو آتی تہی اوس حالت مین پردہ حجاب کا

میری آنکھوں سے اوٹھ گیا مشارق اور مغارب کی حالات مجھپر منکشف ہوئی تین علم
ایک مشرق دوسرا مغرب تیسرا بام کعبہ پر منصوب دکھائی دیا جسوقت وہ مہر سپہر
عظمت پیدا ہوئی سجدہ کیا اور ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھا کی مناجات کی اور نہایت
تضرع اور الحاح سے امت کی مغفرت چاہی بعد اسکی ایک ابر سپید آسمانسے نمودار ہوا اور
ناگاہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو آغوش میں لیکر غائب ہو گیا آواز آتی تھی کہ خواجۂ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو مشارق و مغارب چار حد عالم میں پھراؤ تا جمیع خلائق اونکو نام
اور صورت اور صفت سے پہچانیں بعد اسکی وہ ابر طرفۃ العین میں برق جمال محمدی سے
روشن ہو گیا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پارچہ میں لپٹا ہوا پایا پھر ایک بجلی اور
منور ہوئی اوس سے کلام مردونکی سنی جاتی تھی منادی ندا کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کو چاروں طرف عالم کی لیجاؤ اور تمام جن و انس اور ملائکہ کو اونکا جمال جہان آرا
دکھاؤ تا سب پہچانیں اور جانیں کہ جو کمالات اور انبیا کو جدا جدا عنایت ہوئی تھے
سب مجموعہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی خلافت آدم ملک سلیمان حسن یوسف
خلت ابراہیم کلام موسی کرم عیسی عبادت یونس شکر نوح لسان اسمعیل بشرای یعقوب
صوت داود صبر ایوب زہد یحیی عطا کیا اور سوا اسکی ولایت محبوبیت حق رویت
و قرب مطلق اصطفا منصب قضا اور افتا اجتہاد احتساب شفاعت عظمی علم جمیع
عرفان اتم اور جمیع کمالات صوری و معنوی خاصۂ ذات بابرکات کی واسطی تھی
سوای رتبہ شہادت کی کہ باسباب ظاہر شان نبوت کی منافی تھا سو وہ بھی آپ کی جگر گوشہ

ا بعین یعنی حضرات حسنین علیہما السلام کو حاصل ہوا تا حاصل ہونا کسی کمال ظاہری

و باطنی کا ذات مجمع کمالات سی باقی نرہی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہپہی حضرت کی کہتی ہین

ولادت کی وقت مین حاضر تہی تمام گہر نور سی معمور ہو گیا اوسکی روشنی سی چہ چیزین بہت

عجیب نظر آئین ایک تو یہ کہ پہلی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا یا رب

ہب لی اُمتی دوسری یہ کہ زبان فصیح اور عبارت صریح سی فرمایا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ

اِلَّا اللہُ اِنِّی رَسُوْلُ اللہِ تیسری نور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور چراغ پر

غالب تہا چوتہی یہ کہ مینے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہلاؤن غیب سی آواز آئی

ای صفیہ تو تکلیف نکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنی شستہ اور پاک بہیجا ہی پانچوین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ اور ختنہ کی ہوئی پیدا ہوئے چہٹی شانہ مبارک پر

مہر نبوت ستارہ صبح سی روشن تر دیکہی اوسمین بخط نور لکہا تہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ آمنہ روایت کرتی ہین کہ ولادت کی وقت تین شخص غیب سی

نمودار ہوئی اونکی رخساری مثل آفتاب کی چمکتی تہی ایک صراحی نقرئی دوسرا طشت

زمردین تیسرا حریر سفید ہاتہمین لئی تہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو طشت مین نہلا کے

سات بار نہلایا اور وہ حریر سفید پہنایا اور چشم نرگسین کو بوسہ دیکر کہا بشارت

ہو تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمہین علم اولین و آخرین اور کمالات ظاہری و باطنی

اور مفاتیح نصرت و عظمت اور رتبہ شجاعت و ہیبت عنایت ہوا روایت ہی

ابراہیم مین سجدہ کیا اور کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
خدای تعالی نی آج مجھی بتونکی نجاست سی پاک کیا اور ہبل نامی ایک بت کہ اور بتون سی بڑا تھا
سرنگون ہوگیا ہاتف غیب نی آواز دی کہ آمنہ کی گھر فرزند متولد ہوا اوسکی غسل کی واسطے
ایک طشت زمردین عالم قدس سی لائی ہین اور وہ فرزند ارجمند خاتم المرسلین
حبیب رب العالمین ہی عبد المطلب یہ ماجرا دیکھا اور سنکر متعجب اور متحیر گھر مین آئی
پہلی آمنہ خاتونکی پیشانی دیکھی نور محمدی نپایا پوچھا کہ وہ نور کیا ہوا آمنہ نی کہا کہ مین نی
وضع حمل کیا اور عجائب حالات اور غرائب واقعات جو اوسوقت دیکھی تھی ایک
ایک بیان کیا عبد المطلب نی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سامنی لاؤ اور مجھی
دکھلاؤ آمنہ نی جواب دیا یہہات تو اوسی نہین دیکھ سکتا محافظان غیب نی تاکید
کی ہی کہ تین دن تک کوئی نہ دیکھی عبد المطلب غضب ہوکر بولی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
دکھا نہین تو مین تجھی یا اپنی تئین ہلاک کرونگا جب آمنہ خاتون نی عبد المطلب کو بقدر
بیقرار دیکھا ناچار وہان تک پہنچادیا عبد المطلب نی کمال اشتیاق سی چاہا کہ دیدار
سید ابرار حبیب پروردگار سی مشرف ہوا ایک شخص تلوار کھینچکی سامنی آیا اور کہا کہ جبتک
تمام ملائکہ مقربین جناب ختم المرسلین حبیب رب العالمین کی زیارت سی فارغ نہو لیگی
کسیکو مجال دیکھنی کی نہو گی عبد المطلب یہ حال دیکھتی ہی ہیبت سی تہرا گئی تلوار ہاتھ
سی گر پڑی بعد ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شبانہ روز تمام بادشاہان
روی زمین کی زبان ... تک ... اور ... جاری رہی طاق کسری منکسر ہوا

جو دو و کنکری اوسکی گر پڑی آتش فارس کہ مدت ہزار برس سی روشن تھی بجہ گئی

دریای ساوہ خشک اور صحرا دریا ہوا

| | |
|---|---|
| یا رب صل وسلم دائما ابدا | علی نبیک خیر الخلق کلہم |
| بہیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ نبی پہ اپنی مدام |

روایت ہی کہ جب سید عالم نی اپنی نور عرش افروز سی فرش زمین کو منور فرمایا
منادی غیب ندا کرتا تہا کہ ای خلائق ابن عبد اللہ رونق افروز اس جہان کی ہوی بہتر
خلائق وہی کہ جو آپ کو دودہ پلاوی زہی سعادت اور نصیب اوسکی کہ یہ دولت
ابدی پاوی چنانچہ طیور اور جن اور انسان واسطی حصول اس دولت سعادت کی باہم نزاع
کرنی لگی غیب سی آواز آئی کہ اسواسطی ہرگز نہ لڑو اللہ تعالی نی یہ دولت بابرکت حلیمہ سعدیہ
کو عنایت فرمائی بالاتفاق ثابت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سات دن
دودہ اپنی والدہ ماجدہ کا نوش فرمایا بعد اسکی ثویبہ نی دودہ پلایا ثویبہ لونڈی
ابولہب کی تہی کہ اوسنی مژدہ ولادت شریف کا ابولہب کو پہنچایا تہا ابولہب
نی بسبب خوشی میلاد شریف کی اوسی آزاد کیا تہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ
روایت کرتی ہین کہ مین نی ایکرات ابولہب کو بعد موت کی خواب مین دیکہا اور
حال پوچہا اوسنی کہا جس دن سی گلستان حیات پامال صرصر ممات ہوا انواع انواع
عذاب اور عقوبت مین گرفتار ہون لیکن دوشنبہ کی دن بدولت خوشی میلاد شریف
کی عذاب مین تخفیف ہوتی ہی عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم نثار ہوجانی کا مقام ہے

که ایوب سا کافر جسکی مذمت کلام الله مین وارد ہی خوشی میلاد شریف کا ثمرہ تخفیف عذاب
پاوی خوشا حال اون مسلمانون کا که بدل وجان اس جناب کی غلامی مین سرفراز ہین
اور جان و مال اپنا اوسکی راہ مین نثار کرتی ہین اگر قیامت کی دن عذاب دوزخ سی
نجات پاوین تو کیا بعید ہی بعد ثویبہ کی حلیمہ سعدیہ نی دودہ پلایا تفصیل اس بیان کی
یہ ہی کہ اون دنون مین اہل مکہ بعضی بسبب شوکت و عظمت کی اور بعضی فساد آب و
ہوا کی خوف سی اپنی اپنی لڑکون کو دائیون کی سپرد کر دیتی تہی تا اطراف وجوانب
اور قصبات و قریات مین لیجا کی پرورش کرین حلیمہ سی روایت ہی کہ اوس سال
قحط عظیم ہوا چنانچہ سبزہ صحرا مین اور شیر پستانون مین باقی نرہا بعض درخت
خشک ہو گئی اکثر اوقات صرف برگ و گیاہ سی روزہ افطار کرتی اور تین تین دن
تک دانہ میسر نہوتا تہا ایکبار مجہی تین شبانہ روز کہانا میسر نہوا شدت گرسنگی سی
طاقت طاق ہو گئی ناگہان اوسیوقت درد زہ مین مبتلا ہوئی اور یہی تکلیف بالای
تکلیف ہوئی جینا مرنیسی بدتر ہوا ایکساعت مین بیہوش ہو گئی نہین جانتی خواب تہا
یا ضعف کی سبب سی حالت غشی تہی اوسی غفلت مین کیا دیکہتی ہون کہ ایک
شخص مجہی دودہ کی دریا مین باربار غوطی دیتا ہی اور کہتا ہی کہ جسقدر پی سکتی
ہی خوب آسودہ ہو کی پی تا کہ تیری دودہ مین برکت بی اندازہ ہو کہ اسی شیرکی بدولت
عزت ابدی اور سعادت سرمدی تجہی حاصل ہوتی ہی مین نی وہ پانی بہت آسودہ
ہو کر پیا شہد سی زیادہ شیرین پایا اور جسقدر رنج تہی وہ سب دفع ہوئی اور زیادہ مبالغہ

کرتا تہا بعد اسکی کہا ای حلیمہ تو جانتی ہی مین کون ہون مین ذاکر و شاکر ہون تو محنت
اور گرسنگی کی حالت مین بجالاتی تہی اب بطحای مکہ کی طرف جا اور نتیجہ اس شکر کا
یہ ہی کہ اوس سرزمین سی ایک نور ساطع اور ضیای لامع اپنی ساتہ لا الغرض جب
قافلہ مکیکی طرف روانہ ہوا مین بہی اپنی شوہر کی ساتہ چلی اثنای راہ مین غیب سی آواز
آئی کہ اس سال حق تعالی نی بدولت ولادت ایک فرزند کی کہ قریش مین پیدا ہو
تمام عورتون پر لڑکیون کا پیدا کرنا حرام کیا ہی ای زنان بنی سعد دوڑو اور اوس در یتیم
بحر عظمت کو لو یہی نصیب اوس عورت کی کہ اوس دولت بابرکت سی مشرف ہووے
زنان بنی سعد یہ مژدہ سنتی ہی بتعجیل تمام مکی کو چلین اور میرا دراز گوش بسبب ضعف اور
لاغری کی ایک قدم چل نہین سکتا تہا ناچار ایک منزل مین مقام کیا وہان خواب دیکہا
کہ ایک درخت سبز میوہ دار میری سر پر سایہ کئی ہوی ہی اور تمام زنان بنی سعد میری گرد
جمع ہین اوس درخت سی ایک خرمای تر میری دامن مین گرا مین نی وہ خرما کہایا
ایک مدت تک اوسکا مزہ زبان پر رہا قصہ کوتاہ دوشنبہ کی دن مکی مین پونہچی
قافلہ پہلی ہی پونہچا تہا تمام عورات سب دولتمندونکی لڑکونکو پیشتر سی لی چکین تہین
مین اپنی تاخیر سی بہت شرمسار اور مایوسی سی نہایت ناچار ہر چند جستجو کرتی تہی
کوی لڑکا میسر نہوتا تہا ناگاہ ایک شخص کہ آثار عظمت اور شرافت کی اوسکی پیشانی
سی ظاہر تہی سامنی آیا اور کہا کوئی عورت اس قافلہ مین باقی بہی ہی جسکو کوئی
لڑکا میسر نہوا ہو مین نی اوس سی نام پوچہا کہا مین عبد المطلب بن ہاشم سرور قریش

ہون اے حلیمہ میری گھر مین ایک لڑکا ہی یتیم بی پدر محمد نام ہرچند زنان بنی سعدی مین
اصرار کرتا ہون کوئی اوسکو بسبب یتیمی کی قبول نہین کرتی اور سب یہی کہتی ہین کہ
طفل بی پدری فلاح اور بہبود کی توقع رکہنا عبث ہی اب تو کیا کہتی ہی مین نے اپنی
شوہر سی مشورہ پوچھا اوسنی کہا بی تامل بی دریغ ابہی جا اور اوس در یتیم دریائی
سعادت کو جلدی لی آ مبادا کوئی اولیجای اور تو یونہین مایوس پہر آئی میری خواہر نی
کہا کہ زنان بنی سعد اہل مالکی اطفال سی متمول ہوئین اور تو ایک یتیم کی کفالت کرتی
ہی کہ افلاس مین خبرگیری اوسکی اور بہی موجب زیادتی رنج و مشقت کی ہووی
یہ بات سنتی ہی میرا بدن ہیبت سی تہرا گیا مین نی کہا اگرچہ لڑکا بن باپ کا ہی
لیکن عبدالمطلب سامر ور قریش اوسکا دادا ہی اوسکی قدر کوئی نہین جانتا مین خوب
جانتی ہون حاصل کلام یہ کہ مین عبدالمطلب کی ساتھ گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت
خواب استراحت مین تہی وہ جمال ستودہ خصال دیکہتی ہی شیر میری پستان سی
بی اختیار جاری ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگایا آپ نی آنکہین کہولین اور
مجہی دیکہکی تبسم فرمایا اوس تبسم مین ایک ملاحت دیکہی کہ تمام عمر کسی صاحب جمال
مین وہ ملاحت دلنشین نہ دیکہی تہی آمنہ نی اوس گوہر درج یکتائی اختر برج دلربائی
کو میری گود مین دیا مین اوس بحر ناپید اکنار نعمت سراپا خیر و برکت کو آغوش مین
لیکر مقام فرودگاہ مین آئی اور صبح کو قافلہ کی ساتھ وطن کی طرف روانہ ہوئی

یا رب صل وسلم دائما ابدا | علی نبیک خیر الخلق کلہم

بھیج اے رب مری درود و سلام ‏ بر گزیدہ نبی پر اپنے مدام

حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ ہنگام مراجعت اثنای راہ مین جو کچہ عجائب معجزات اور غرائب واقعات مشاہد ہوئے بیان اوسکا اندازہ طاقت بشری سے خارج ہے ازانجملہ ایک یہ ہے کہ یا تو میرا درازگوش چل نسکتا تہا یا ایسا تیز رفتار سبک خرام ہوا کہ کوئی درازگوش اوسکی گرد کو بہی نہ پہنچتا تہا اور واقعہ عجیب تو یہ ہے کہ مکے سے نکلتے ہی درازگوش نے نہایت خوشی سے کعبہ کی طرف متوجہ ہو کے تین بار سجدہ کیا اور کہا واللہ میری شان عظیم ہے کہ مجہے زندگی اور قوت از سر نو حاصل ہوئی اے زنان بنی سعد تم جانتی ہو کہ مجہپر کون سوار ہے اور مین کسکا مرکب ہون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاصہ آفرینش بہترین عالم میرا راکب ہے اور جس مقام مین گذر ہوتا اطراف وجوانب سے یہی آواز آتی کہ اے حلیمہ آخر غنی اور بزرگترین زنان بنی سعد ہوئی تو اور جس منزل مین اتفاق ٹہرنے کا ہوا اللہ تعالی نے اوس زمین کو فوراً سرسبز اور شاداب کر دیا حلیمہ کہتی ہے کہ اوسوقت بہی عدل موافق رای عدالت آرای موافق تہا یعنی سوای پستان راست کے کبہی پستان چپ سے دودہ نہ پیا اور پستان چپ ہمیشہ اپنے شریک یعنی میرے فرزند کو مرحمت کی اور میرا فرزند بہی کسیوقت پستان راست کی طرف بپاس آداب مائل نہوتا ہر گاہ جناب سید عالم صلعم دودہ پینے سے فارغ ہوتی تہے مین چاہتی کہ لبہای مبارک کو پاک کرون غیب سے دفعۃً پاک ہو جاتے تہے

یا رب صل وسلم دائما ابدا ‏ علی نبیک خیر الخلق کلہم

بھیج اے رب مری درود و سلام ‏ | ‏ بر گزیدہ نبی پر اپنے مدام

روایت ہی کہ جسقدر بالیدگی اور اطفال کو ایک برس مین ہوتی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایکدن مین ہوتی جب دو مہینے گذری ایما اور اشارہ فرمانی لگی تیسری مہینی اوٹھکی اپنی پاؤن سی کہڑی ہوی چوتھی مہینی ہاتھ دیوار پر رکھکر چلنی لگی پانچوین مہینی طاقت خرام چھٹی مہینی قوت تیز رفتاری ساتوین مہینی دوڑنیکی قدرت حاصل ہوئی اٹھوین مہینی استعداد گفتار پای نوین مہینی گفتگو بفصاحت تمام فرمانی لگی جب دسن مہینی گذری تیراندازی مین اطفال کی ساتھ مقابلہ کرتی تھی جب دوسری برس مین قدم رکھا عین شباب معلوم ہوتا تھا حلیمہ سعدیہ سی روایت ہی کہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سی یہی بات نکلی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور جب سی کلام فرمانی لگی کوئی چیز بدون بسم اللہ کی ہاتھ مین نہ لیتی تھی اور کبھی مثل اطفال کی بستر پر بول و غائط کا اتفاق نہوا مگر ایک وقت معمول مقرر تھا پھر اوس بستر کی دہونیکی کچھ حاجت نہ تھی غیب سی خود بخود اوسکی شست و شو ہو جاتی تھی اور کبھی ستر عورت ظاہر نہوتا

**بیت**

برہنہ نہوتا بدن آپ کا ‏ | ‏ جو ہوتا تو دیتی فرشتی چھپا

اور کسی وقت اطفال کی ساتھ لہو و لعب مین مصروف نہوتی اور فرماتی کہ حق تعالی نی ہمین کہیلنی کیواسطی نہین پیدا کیا پہر ذرا ایک نور مثل نور آفتاب کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آتا اور پھر

غوث ہو جاتا تھا ایک رات ماہ آسمان سی باتین کرتی تھی آپ جسطرف کو اشارہ
فرماتی تھی ماہ اوسیطرف پھر جاتا تھا روایت ہی کہ ایکدن عباس
رضی اللہ عنہ نی پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس روز آپ حلیمہ سعدیہ کے
گھر تشریف لائی آپ چالیس دنکی تھی اور ماہ آسمان سی باتین کرتی تھی فرمایا ای
عم جی الحقیقہ مادر مشفقہ نی میرا ہاتھ مضبوط باندھا تھا اوسکی اذیت سی مجھی رونا
آتا تھا ماہ نی عرض کیا کہ اگر ایک قطرہ آپکی اشک کا زمین پر گریگا تا قیامت
زمین پر سبزہ نہوگا مین نی بسبب محبت اپنی امت کی سکوت کیا ماہ اور مجھی باتون
مصروف کرتا تھا رونی سی باز رکھی عباس رضی اللہ عنہ نی عرض کیا یا رسول اللہ
آپکو یہ باتین کیونکر معلوم ہوئین آپ اوس ایام مین چہل روزہ تھی فرمایا ای
عباس قلم لوح محفوظ پر چلتا تھا اور مین آواز سنتا تھا حالانکہ مین رحم مادر مین
تھا اور آفتاب و ماہ عرش کی نزدیک خدا کو سجدہ کرتی تھی مین اونکی سجدہ کی آواز
سنتا تھا اور رحم مادر مین تھا ام ایمن حضرتکی کھلائی کہتی ہین کہ ایام طفولیت مین مین نے
کبھی آپکو بھوک پیاس کا شاکی نپایا اکثر اوقات صبح سی چاہ زمزم پر تشریف لیجاتی اور پانی پیکر کھانا نمانگتے

| | |
|---|---|
| یارب صل وسلم دائما ابدا | علی نبیک خیر الخلق کلہم |
| بھیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ نبی پر اپنے مدام |

سبحان اللہ ایسا آفتاب عالمتاب پردہ غیب سی عالم ظہور مین جلوہ گر ہوا کہ جسکی جمال
سراپا کمال اور حسن صوری و معنوی پر خود صانع ازل اپنی تئین عاشق بیان فرماتا ہی

روشنی یا آئینہ تجلیات خدا آفتاب پر ضیا قمر سراپا صفا یعنی وہ چہرہ نورانی لطافت
مین مثل آئینہ کی مظہر انوار سبحانی اور صباحت مین غیرت خورشید درخشان اور ملاحت
مین رشک ماہ تابان تھا پیشانی انور یعنی شقہ قمر یعنی نصف ماہ کی طرح منور تھی
گلہای رخسار برابر و ہموار نہ چندان پر گوشت نہ چندان نحیف و نزار و قن قصیر مثل گوی
قمر ستدیر اشکل العینین ای احمر العینین یعنی سفیدی آنکھکی مائل بسرخی جادو نگاہی سے
نہایت دلفریب اکحل العینین سیاہی چشم ملاحت حسن مین سرشار غارتگر صبر و
شکیب مژگان سیاہ بغیر سرمہ خود بخود سرگین نگاہ کثرت حیا سے اکثر مائل
بزمین اور روبرو پشت سے یکسان دیکھتی تھی چنانچہ فرماتی تھی کہ مین دیکھتا ہون وہ چیز
کہ نہین دیکھتی ہو تم اور سنتا ہون وہ بات جو نہین سنتی ہو تم پیوستہ ابرو باریک
و خمدار بینی شریف بلند پر انوار لبہای مبارک نہایت احسن دہان مقدس بغایت
الطف کشادہ دندان مثل لآلی بی بہا درخشان حتی کہ تبسم کی وقت تمام در و
دیوار عکس نور سے روشن ہوجاتی تھی اور خالق یکتا نی کسی بشر کو اوس جناب سے
زیادہ فصیح بیان اور خوش آواز نہ پیدا کیا سر شریف بزرگ مائل بحد اعتدال مخزن
فضل و کمال موی مبارک نہ چندان نرم و برشتہ نہ چندان سخت پیچیدہ درازی
گیسوی معنبر کی گاہی تا نرمہ گوش گاہی تا بدوش لحیہ مقدس تا سینہ معلی گردن
مبارک برنگ نقرہ مصفا بغل اور شانہ اور بازو درجہ اعتدال مین نرم پشت
اور شکم صاف مثل سیم سادہ بمو مگر ایک خط موی باریک سینہ سی ناف تک

ہویدا اور میان دونو شانو نکی خاتم نبوت ختم رسالت پر دلیل روشن لون اور صفائی
غیرت ید بیضا و ست حق پرست حریر و دیبا سی نرم تر اور بوی مشک سی زیادہ
معنبر قدم مبارک کبھی خاک راہ سی آلودہ نہوا قامت زیبا نہال باغ قدس سرو چمن بستان
انس موزون بدرجہ اعتدال نہ چندان کوتاہ نہ چندان دراز تہا رنگ رخسار ملاحت
انگیز گندم گون یعنی نہ بہت سفید نہ بہت سرخ درجہ اعتدال مین نہایت عشرت خیز
عرق معطر فضلات مطہر جس کوچہ سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذر فرماتی تہی وہ کوچہ
دیر تک آپ کی خوشبو سی معطر رہتا بلکہ جس کوچہ سی تشریف لیجاتی تہی متلاشی کو
کچہ حاجت کسی سی پوچھنی کی نہ تہی صرف خوشبو کی علامت سی دریافت ہوجاتا
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادہر سی رونق افروز ہوئی ہین راوی لکہتا ہی
کہ ابتک در و دیوار مدینہ طیبہ سی وہی خوشبو آتی ہی لیکن دماغ محبت اور مشام
ارادت چاہئی کہ اوس روائح روح پرور سی فیضیاب ہو

| | |
|---|---|
| یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا | عَلٰی نَبِیِّكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ |
| بہیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ سب نبی پر اپنی مدام |

**حلیہ شریف** جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پشت نامہ جسمین سب کا
اتفاق ہی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب
بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن
مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہی پیر کی دن ربیع الاول

کی مہینی مین دوسری یا تیسری یا بارہوین تاریخ آپ پیدا ہوی چالیس برس کی
سن مین نبوت ہوئی پھر تیرہ برس مکی والونکو مشرف کیا پھر دس برس مدینی مین
رونق اسلام زیادہ کی آپ نہایت باوقار عظمت والی تھی میانہ قد تھی جنکو اندام
جوڑ اپکی ہڈیونکی قوی تھی اور تمام بدن پر گوشت گٹھا ہوا اعتدال کے درجہ مین تناسب الاعضا
نورانی بڑی سر والی مانگ نکالی ہوی بال آپکی گھونگروالی نہ سیدہی نہ بہت پیچدار
جسمونکی سی بڑہتی کبہی کندہون تک اور کبہی کان کی لوتک اور کبہی دونونکی بیچ
مین کشادہ پیشانی چہرہ جیسی چودہوین رات کا چاند بہوین تپلی یعنی پتلی ملی ہوین
معلوم ہون اور حقیقت مین جدا لنبی پلکین سیاہ انکہین نیچی نگاہ شرمگین بلند ناک
جسپر نور اوبھرا ہوا رخساری نرم نرم برابر سفید رنگ سرخی آمیز نہایت منور داڑہی
اپکی بہت گہنی سفید بال داڑہی اور سر مین بیس تک نہین پہنچی تہی سترہ بال کی
تحقیق ہی چودہ اٹھارہ بہی لکہی ہین کشادہ دہن چہدری دانت چمکتی ہوئی
بات کہنی مین گویا نور جہڑتا تہا باتونمین نرمی اور نزاکت چپ رہنی مین بزرگی
اور ہیبت اونچی اونچی شانین اونپر بال دونومین کچھ جدائی بائین شانی پر مہر
نبوت ابہری ہوئی جیسی کبوتر کا انڈا بالونکی حرفسی بنی ہوئی تہی چاندی کی سی
گردن تصویر کا عالم سینہ چوڑا برابر شکم دونو ہاتہون اور سینہ پر بال شکم او
چہاتی صاف بالونکا ایک لنبا خط ابتدای سینہ سی تا ناف ہتہلیان پہیلی پہیلی
لنبی لنبی انگلیان ہاتہہ پانونکی اور خوب گدازا وپری پانون برابر ڈہلکتی ہوئی

اوٹھاکر چلتی مین آپکی جھلک ہوتی جیسی اونچی سی اوتر رہی ہی سب یارونکی تہی چلتی سب سی
پہلی آپ ہی سلام کرتی جسم مبارک مین پوشاک سفید تو نور علی نور تہی اور حلہ حمراء
وہاری وارکی زیبایش کی تو کچھ تعریف نہین ہوسکتی کیا سچی بات کہی آپکی صفت
کرنی والی نی کہ مین نی پہلی نہ کبھی ایسا کسیکو دیکھا تہا نہ آپکی بعد دیکھا محمد حسین
لکھنوی نستعلیق نویس محمدی سب عاشقان رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا کی خدمت
مین عرض کرتا ہی کہ اس حلیہ شریف کو کہ زبان اردو مین لفظ بلفظ احادیث
ترمذی کا ترجمہ ہی اپنی آئینہ دل مین منعکس کرلیجیے تا رویای صادق مین حبیب
رسول مقبول کو اگر اسکی مطابق دیکھین تو صحیح جانین اور شکر خدا بجالاوین اسواسطی
کہ مصداق مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ یعنی جسنی مجکو خواب مین دیکھا اوسنی سچ مچ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا وہو کی شیطان سی بچین کہ شیطان آپکی صورت
مطابق حلیہ شریف کی جو مذکور ہوا ہرگز بن نہین سکتا پر اور صورتین بنا کر دعوی
نبوت کا کیا کرتا ہی اور جاہل عابدونکو مراقبہ اور خواب مین ہمیشہ دہوکی دیا کرتا ہی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

| | |
|---|---|
| یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا | عَلٰی نَبِیِّكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ |
| بہیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ سب نبیون پر اپنی سدا |

روایت ہی کہ جب سن خواجۂ عالم کا تیرہ برس کو پہنچا ایکدن حلیمہ سی پوچھا کہ اماں

کیا سبب ہی کہ آج ای بھائیو تم لوگ گھر مین نہین پاتا اوسنی کہا ای فرزند تم لوگ بکریا
چراتی ہین اور رات کو گھر مین آتی ہین آپ بہت روئی اور فرمایا کہ کیا مین انسی
کمتر ہون کہ تو مجھی اس کام کو نہین بھیجتی حلیمہ نی ہر چند عذر کیا پذیرا نہ فرمایا صبح کو برادران
رضاعی کی ساتھ چراگاہ مین تشریف لی گئی پھر تو عادت دائمی مقرر ہوی یہانتک
کہ دو مہینی اسیطرح گذری ایک روز بیٹا حلیمہ کا دوڑتا ہوا آیا کہ ای مادر جلد خبر لی
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام ہوا دو مرد سبز پوش آسمان پر سی اوتری اور
اونکو زمین سی اوٹھا کی پہاڑ پر لیگئی پھر سی شکم چاک کر ڈالا اب خدا جانی اونکا
کیا حال ہوگا حلیمہ یہ حال سنتی ہی گریان افتان و خیزان وہان گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھکر رونی لگی اور احوال پوچھا فرمایا ای مادر کچھ خوف نکرو دو شخص آسمان سی
آئی اور مجھی پہاڑ پر لیجا کی میرا سینہ ناف تک چاک کیا اور میری دل کو آب رحمت سی
دھویا اور آلایش دنیوی سی پاک کر کی نور سی معمور کر دیا پھر میری سینہ پر ہاتھ پھیرا کہ
شگاف سینہ بدستور القیام پذیر ہو گیا حلیمہ سعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
گھر مین لائی ہر چند مفارقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسی سخت ناگوار تھی لیکن
بمقتضای مصلحت وقت آپ کو مکہ معظمہ مین عبد المطلب کی پاس پہونچایا اور دو فراق
سی روتی اور کمال اشتیاق سی یہ کہتے

| | |
|---|---|
| ای کہ دل را چو جان شیرینی | لبی تو تلخ نیست زندگانی من |
| غم و اندوہ دو ہشت آمد و رفت | طرب و عیش و کامرانی من |

| | |
|---|---|
| روز و صبح و شب جدائی گشت | شام شد صبح شادمانی من |
| یا رب صل وسلم دائما ابدا | علی نبیک خیر الخلق کلهم |
| بھیج ای رب میری درود وسلام | برگزیدہ نبی پر اپنے مدام |

جب محبوب رب العالمین خلاصہ آسمان و زمین نے پانچ برس سے ترقی فرمائی چھٹے برس امنہ حضرت کی والدہ نے اس جہان سے انتقال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی پر کہ صغارت سن مین بے پدر اور بے مادر ہوئی جن و بشر نے نوحہ وزاری شروع کیا عجب سے نہ ہو کہ اس در یتیم دریائے محبوبیت کا خدائے کریم حافظ حقیقی ہے ساتوین برس حضرت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے پانی برسا قحط عظیم مرتفع ہوا روایت ہے کہ عبد المطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیمی دیکھی پر کہ خردسالی مین ماباپ باقی نہ رہے لحاظ کرکے بہت غمخواری اور پاسداری کرتے تھے جب عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی عبد المطلب کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی دریافت کیا کہ اب ایام اپنی موت کے قریب آئے ابو طالب وغیرہ سے کہا کہ اگرچہ موت سب کے واسطے ہے لیکن مجھے اس فرزند ہشت سالہ کے یتیمی پر کہ ایسے صغیر اور یتیم بے مادر و پدر ہے سخت حسرت اور تاسف ہے کاش عمر میری اسکی تربیت تک وفا کرتی تو اپنے سامنے خاطر خواہ تربیت اور پرورش کرتا اب تم مین سے کون اسکی پرداخت کا متکفل ہو سکتا ہے ابو لہب نے کہا مین بجان دل حاضر ہون جواب دیا کہ تو دولت و مال البتہ بہت رکھتا ہے لیکن سنگدل اور بیرحم ہے فرزندان یتیم اکثر مجروح دل شکستہ خاطر نازک مزاج ہوتے ہین تھوڑی سے

بچ کا تحمل نہین کرسکتی شاید کبھی کسی بات مین خاطر نازک اس یتیم کی آزردہ ہوجاے
بعد اسکی حمزہ نی مثل ابولہب کی التماس کا جواب پایا کہ تو کوئی فرزند نہین رکہتا اس
یتیم کی دردسی کیونکر خبردار ہوگا پہر عباس نی کہا اگر مین اس خدمت کا سزاوار ہون
تو شرط خدمت کی بجا لاؤن کہا تو عیال و اطفال بہت رکہتا ہی اپنی لڑکون کی ہوتی
یتیم بی پدر کو کب یاد رکہی گا تب ابوطالب نی کہا مین ہر چند کہ مال اور سرمایہ
کچہ نہین رکہتا ہون لیکن اگر مجہی لائق اس خدمت کا جانو تو بدل و جان حاضر ہون
کہا البتہ تو قابل اس کام کی ہی لیکن مین اس بات مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار
کرتا ہون تم مین سی جسکو چاہی اختیار کری بعد اسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا
اور کہا ای فرزند یتیم لعل درخشندہ کلیم داغ تیری یتیمی اور بیکسی کا اس جہان سی لئی جاتا
ہون ابولہب اور ابوطالب وغیرہ سب تیری متکفل ہوتی ہین تو ان مین سی جسکو چاہی
اختیار کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کی زانو پر جا بیٹہی تب عبدالمطلب روی
اور کہا ای ابوطالب اس فرزند دلبند نی نہ تربیت پدر کی لذت پائی نہ شفقت مادر
کی حلاوت اوٹہائی غمخواری اور دلداری اس یتیم کی بہر حال تجہپر واجب ہی الغرض ابوطالب
متکفل پرورش کی ہوی اور جسقدر رفاہیت اور خیر و برکت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
قدوم میمنت لزوم سی ابوطالب کو نصیب ہوئی اوسکی بیان کو ایک دفتر چاہیئی

| | |
|---|---|
| یا ربِّ صلِّ وسلِّم دائماً ابداً | علی نبیّکَ خیرِ الخلقِ کلِّہم |
| بہیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ نبی پر اپنے مدام |

اسیطرح روز بروز بلکہ ساعت بساعت مدارج محبوبیت کی ترقی کرتی رہی اور سال
بسال انواع عجائب اور غرائب معجزات اوس ذات بابرکات سی عالم ظہور مین آتی
پچیسوین سن حضرت خدیجہ کبری شرف نکاح سی مشرف ہوئین جب ستارہ نبوتکا وقت
طلوع کی پونہچا جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم صحیح خواب دیکھنی لگی بیشتر اوقات
غار حرا مین تشریف لیجاکی رات دن عبادت مین مشغول رہتی جس درخت اور
پتھر کیطرف گذر ہوتا آواز آتی تہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اکتالیسوین برس
اٹھوین تاریخ ماہ ربیع الاول دوشنبہ کی دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نی غار حرا
مین اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑہایا اور بارگاہ احدیت سی اوس
آفتاب محبوبیت کو تاج رسالت اور خلعت نبوت کا عنایت ہوا عورتون مین سی پہلی
حضرت ام المومنین خدیجہ الکبری اور شیوخ سی پہلی حضرت صدیق اکبر اور لڑکون
سی پہلی حضرت علی اور عباد سی پہلی حضرت بلال اور موالی سی پہلی حضرت زید بن
حارثہ دولت ایمانسی فیضیاب ہوئی بعد اونکی حضرت عثمان بن عفان اور
عبد الرحمن بن عوف وغیرہم ایمان لائی

| | |
|---|---|
| یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا | عَلٰی نَبِیِّكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ |
| بہیج ای رب مری درود وسلام | برگزیدہ سبہی پہ اپنی مدام |

شرح اون معجزات باہرات کی کہ اوس جناب مستطاب سی ظاہر ہوتی اگر حظوظ امواج قلم

اور آب بحار مداد اور صحن آسمان صفحۂ قرطاس ہو تو انکا ان ہین کہ عشر عشیر بلکہ ہزارم حصہ بھی کسی سی بیان ہو سکی ادنی یہ ہی کہ بہنگام رفتار آپ آسمان سے مبارک پر سایہ کرتا اور سایہ جسم مقدس کا زمین پر نہ پڑتا ظاہر ہی کہ ہر گاہ ذات بابرکات پرتو نور رب العالمین ہووی پس سایہ کا سایہ یعنی عکس نہین ہو سکتا اور فی الحقیقہ وجمال جہان آرا آئینہ قدرت مین عکس نور احدیت تھا پس عکس کا عکس محال ہی

| | |
|---|---|
| محمد کی مانند ممکن نہین | ہوا ہی نہ ایسا نہو گا کہین |
| یہ تھی رمز جو اوسکی سایہ نہ تھا | کہ وہ نور تھی وہان سمایا نہ تھا |
| نہونیکا سایہ کی تھا یہ سبب | ہوا صرف پوشش مین کعبہ کی سب |
| جہان تک کہ تھی بینائی اہل نظر | سمجھ مایہ نور و کحل البصر |
| سبھون نی لیا پتلیون پر اوٹھا | زمین پر نہ سایہ کو گرنی دیا |
| سیاہی کا پتلی کی ہی یہ سبب | وہی سایہ آنکھون مین پھرتا ہی اب |

عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان ایک لطیفہ عاشقانہ مطابق پسند صوفیان صافی مزاج کی اور بھی خیال مین گذرتا ہی کہ اللہ تعالی اپنی تئین عاشق اوس جناب محبوبیت مآب کا بیان فرماتا ہی اور عشق ہمراہی اپنی معشوق سایہ کی ساتھ گوارا نہین کرتا **فرد**

| | |
|---|---|
| با سایہ ترا نمی پسندم | عشق است وہزار بدگمانی |

اور کوئی پرندہ سر مبارک سی نگذرتا اور نہ بیٹھی کبھی مکھی بدن مبارک پر معجزہ شق القمر کا اور گواہی سوسمار کی مردہ کی اپکی رسالت پر اور کلمہ پڑھنا سنگریزونکا

اور شہادت دینا سوسمار کا اور نکلنا طاؤس زرین بال کا پتھر سی او معجزات صوری و معنوی

اور خصائص ظاہری و باطنی اسقدر مشتہر او زبان زد ہر صغیر و کبیر ہین کہ کچھ حاجت

شرح و بیان کی نہین

| | |
|---|---|
| يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا | عَلَى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ |
| بہیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ سب نبی پر اپنی مدام |

ای گدایان احمدی و طالبان محمدی افضلترین مقامات اور بزرگترین حالات واقعہ معراج شریف ہی جانا چاہیی کہ بارہوین برس سال نبوت سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رتبہ معراج کا عنایت ہوا مفسرین او ارباب تواریخ نی اس مقام مین لطائف عجیبہ اور بہت نکات غریبہ لکھی ہین اول یہ ہی کہ جناب باری عز اسمہ نی وقوع واقعہ معراج مین حکمت یہ رکہی ہی کہ تخلیق آدم کی وقت ملائکہ ملاء اعلی أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا کی اعتراض سی اظہار اپنی استغنا اور استغفار کا کرتی تہی جناب احدیت جلشانہ نی جواب فرمایا إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ یہ اشارہ ہی حضرت کی وجود باجود سی یعنی تم اولاد آدم کو مفسد اور رتبہ کا ٹہراتی ہو اور ہماری پیش نظر اوسکا فرزند ارجمند حبیب مکرم رسول معظم مقصود آفرینش ہجدہ ہزار عالم ہی اگر آفرینش اوس محبوب کی مجھی منظور نہو تی نہ پیدا کرتا مین زمین اور آسمان کو جب آوازہ محبوبیت سرور کائنات خلاصہ موجودات کا عرصہ کاہ ملکوت مین بلند ہوا تمام ملائکہ مشتاق زیارت کی ہوی حضرت احدیت مین دعا انکی قبول ہوئی کہ شب معراج کو دولت ملازمت سی مشرف ہوی تا کہ سبب ایجاد

آدم بلکہ وجہ تکوین ہجدہ ہزار عالم کی دریافت کرین دوسری حکمت یہ ہی کہ خواجہ
کائنات صلعم حبیب تہی اور حبیب کو چاہتی کہ تمامی مخزونات سی مطلع ہووی ہر گاہ
دفائن تمام روی زمین اور سلطنت مشارق ومغارب دنیا کی عنایت ہوچکی حضرت کو
آسمان بریں کی خلعت تقرب اور رتبہ اختصاص کا مرحمت ہوا کلید بہشت ودوزخ کی
سپرد ہوئی یا رتبہ محبوبیت کا ہر خاص وعام پر ظاہر ہوجاوی اور کوئی مرتبہ تقرب کا
باقی نرہی تیسری حکمت یہ ہی کہ قبل نزول آیہ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ کی حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کبہی نماز مین مشغول رہتی اور کبہی خواب استراحت فرماتی ایک رات باسباب
ظاہر خواب مین تہی ناگہان جبرئیل امین آئی اور کہا ای حبیب خدا بعد سلام کی فرماتا ہی
کہ ہمنی آپ کو بندگان گنہگار کی شفاعت اور عذر خواہی کی لئی بہیجا ہی نہ خواب
استراحت کی واسطی ذرا اپنی طرف تشریف لیجائی اور اعمال اپنی امت کی ملاحظہ فرمائیی
تو معلوم ہو کہ وقت بیداری کا ہی یا مقام خواب نظم

| | |
|---|---|
| ای محمد خواب تو زیبندہ نیست | ہر کہ در خدمت نباشد بندہ نیست |
| من فرستادم ترا از بہر آن | تا شوی پشت وپناہ امتان |
| کہ تو پروازی بخواب نیم شب | کردم اینک امتانت را غضب |

الغرض جبرئیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بطحای مکی کی طرف لیگئی
اور امت عاصی کی ایک ایک اعمال سی مطلع کیا اس قدر عصیان اور گناہ ملاحظہ فرمایا
کہ حد شمار سی باہر ہی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بخاطر ملول وسینہ مجروح فرمانی لگی

خداوندا اب کس زبان سے عذرخواہی کروں اور کس گناہ کی شفاعت چاہوں عمامہ
مبارک سر سے جدا کیا اور سجدہ کر کے قطرات اشک آنکھوں سے بہاتے تھے اور رو رو کے دعا فرماتے تھے

زار می نالید و می‌گفت ای اله — تا نبخشی امتم را از گناه
من نه بردارم سر خود از زمین — تا بروز حشر باشم اینچنین
اینچنین می‌گفت و می‌نالید زار — با دل پر درد و چشم اشکبار

جس وقت زاری و اشکباری اوس سراپا رحم و کرم کی زیادہ حد سے گذری خطاب آیا
کہ اے حبیب امت تو اگر تجھے مغفرت محض آپ کی شب بیداری اور ریاضت پر منحصر ہے
اگر سوم حصہ مغفرت امت کی منظور ہو تو سوم حصہ شب اور اگر نصف امت کے بخشائش
چاہو تو آدھی رات اور جو دو حصہ امت کی آمرزش مطلوب ہو دو حصہ شب اگر
تمام امت کی نجات مرکوز ہو تو تمام رات بیداری اور عبادت کیجئے چونکہ رحمۃ للعالمین
کو مغفرت تمام امت کی منظور تھی بیداری تمام شب کی اختیار فرمائی واسطے امت
عاصی کا غم کرتے شب کو جن کو آرام تھا تمام تمام رات دو رکعت نماز میں صبح کر دی
تھی حتی کہ پائے مبارک ورم کر گئے حاملان عرش معلی اور مقربان ملاء اعلیٰ کا اوس
جناب کی ریاضت اور مشقت دیکھ دیکھ کے دل دکھ گیا شور فریاد و زاری کا عرش اعظم
تک پہنچا کہ یا رب العالمین کیا رنج و مشقت ہے کہ تیرا محبوب اپنی امت عاصی کے واسطے
اختیار کرتا ہے یکبارگی دریائے رحمت ایزدی موج زن ہوا اور سورہ طہ واسطے تسکین خاطر
اوس شفیع امت کی نازل ہوئی جب پہنچا ای طلبکار آمرزش امت خطاکار اور ای غمخوار

بندگان گنہگار ہمی استغفار کنان امت کی واسطی بہانہ بہانہ واسطی ریاضت شاقہ
اور مشقت شکل کی کہ جس سی آپکو طلب ثواب تہا کی اس درد و مصیبت کی ضرور ہوے
آپ میری پاس تشریف لائیے اور مقامات اپنی امت کی بچشم خود ملاحظہ فرمائی
کہ مین نی آپ کی امت کی واسطی کیسی کیسی مکان اور باغ اور قصر و ایوان ترتیب
دیی ہین اور کیا کیا مرتبہ عظمت عنایت کئی ہین جو تہی حکمت یہ ہی کہ اللہ تعالے
نی روز ازل سی حضرت کو شفیع امت اور سخن گوی قیامت تجویز فرمایا ہی اور
ہیبت اور دہشت روز قیامت کی اس درجہ کو ہی کہ انبیا و مرسلین کو اِنَّ زَلْزَلَةَ
السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ کی خوف سی مجال سخن حاصل نہوگا سو واسطی حضرت کو پہلی
ملکوت سموات پر طلب فرمایا تا عجائب و غرائب وہانکی ایک ایک تماشا کرین اور
درجات جنت و درکات جہنم و ثوابات نعیم و عذاب جحیم اول مشاہدہ کرلین اور دہشت و
ہیبت وہانکی کچہ خیال مین نہ لاوین اور تمام انبیا قیامت کی دن نفسی نفسی اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماوین

| | |
|---|---|
| یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا | عَلٰى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ |
| بہیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ نبی پر اپنی مدام |

واقفان اسرار سُبْحَانَ الَّذِي اَسْرٰى و دانایان رموز دَنٰى فَتَدَلّٰى اس داستان دلربا کو
یون لکہتی ہین کہ ستائیسوین تاریخ رجب کی دوشنبہ کی دن حضرت نی ام ہانی کی
گہر بعد فراغ نماز عشا کی خواب استراحت فرمایا کہ چشم نرگسین آشنائی خواب دل بیدار
تا حل رب الارباب نظر عنایت جانب اشتیاق سینہ کباب رکہتی تہی ما کان حضور کبریا سے

بلبل سی حضرت جبرئیل کو حکم پوہنچا کہ ای روح الامین آج کی رات گوشہ طاعت اور
زاویہ اطاعت کا چہوڑ آج تیری عبادت ایک خدمت کی بملہ مین حضور سی معاف
ہوتی ہی تسبیح تہلیل موقوف کر پر طاؤس باندہ ی مرصع قدوسی جامہ نگارین فردوسی
اپنی بدن پر آراستہ کر کمر خدمتگاری کی مضبوط باندہ تاج فرمانبرداری کا سر پر رکہہ
مروحہ سعادت ہاتہ مین لی میکائیل سی کہ پیمانہ رزاق کا ہاتہسی رکہی ایکساعت قسمت
ارزاق موقوف کر کی تیری ہمراہی کیو اسطی آمادہ اور مستعد ہووی اسرافیل صور
ہاتہ سی رکہہ وی عزرائیل قبض ارواح موقوف کری آسمان کی نوبتی صدق وصفا
کی نوبت بجاوین فراشان نور چاندنی کا فرش طبقات سموات پر بچہاوین صحن آسمان
دنیا کو جاروب شعاع آفتاب سی جہاڑ کر شیر سحر اور گلاب ورہی دہووین عرش کو
لباس زرنگار قدس پہناؤ سرمہ شب قدر کواکب کی انکہونمین لگاؤ رضوان در و دیوار
بہشت برین کو آئینہ بندی کر کی چمن چمن وش وش پر اطلس زرین تجلیات بچہاوی مالک
دروازی دوزخ کی بند کر کی حلم و تسلین کی قفل لگاوی حوران خلد برین صف بصف آراستہ
ہو کی انگیٹہیان عود قماری کی سلگاوین غلمان طبق طبق جواہرات گران بہا نثار کی واسطی
لاوین آفتاب نکلنی سی افلاک گردش سی ہوا جنبش سی پانی چلنی سی باز رہی ابراہیم اور
موسی اور عیسی اور تمام انبیاء مرسلین کی ارواح کو عطریات قدس سی معطر کر کہ ایک مہمان
عظیم الشان کی استقبال کی واسطی مستعد رہین تمام مشارق و مغارب عالم اور قبور
بنی آدم سی عذاب موقوف کر کی عطر محبت سی معنبر کرا اور ستر ہزار فرشتی اپنی ساتہ لیکر

بهشت عنبر سرشت مین جا وهان سی ایک براق برق خرام انتخاب کرکی سرزمین مغرب مین وهانسی قبیله قریش مین اونمین سی بنی هاشم هاشمیون مین سی عبد المطلب کی قبایل مین گذر کر اونمین ایک جوان هی سرو قد ماه خد عطارد منظر زهره پیکر آفتاب علم بهرام چشم مشتری دیدار کیوان مقدار سید ابرار اوسکی بالین پر حاضر هوکی باادب تمام عرض

| | |
|---|---|
| امشب شب قدر تست بشتاب | قدر شب قدر خویش دریاب |
| آرایش سرمدیست امشب | معراج محمدیست امشب |

الحاصل جبرئیل امین فرمان خداوندی بجالائی اور بهشت مین براق کی واسطی گئی چالیس هزار براق ایک موضع کی چمنستان خلد مین دیکهی اور هر براق کی پیشانی پر نام حضرت محمد کا لکها دیکها اونمین سی ایک براق ملول اور محزون گوشه مرغزار بهشت مین سر جهکائی سیلاب خون آنکهون سی بهاتا تها جبرئیل امین نی اوس سی احوال پوچها کها که چالیس هزار برس سی نام محمد صلعم کا سنکی اونهین کی عشق و محبت مین گرفتار هون کهانی پینی کی کچه خواهش نهین جبرئیل نی سب اقون مین سی اوسی براق کو اختیار کیا اور آستان نبوی کی طرف متوجه هوئے

| | |
|---|---|
| یارب صل وسلم دائما ابدا | علی نبیک خیر الخلق کلهم |
| بهیج ای رب مری درود وسلام | برگزیده نبی پر اپنی مدام |

جسوقت جبرئیل امین خلوتخانه نبوت کاشانه مین آئی حضرت صلعم کو پاس ادب سی جگانا نسکی حضرت کی جگانی مین نهایت متامل هوئی که خواب راحت سی بیدار کرنا پاس ادب سی بعید هی جناب باری سی الهام هوا که جبرئیل نی اپنا سینه سید عالم صلعم کی پای مبارک پر ملا

جو ترکیب جسمانی حضرت جبرئیل کی کافور جنت سی تہی ہمرہ وہی کافور کی کرسی پای مبارک
سی تہی حضرت صلعم بیدار ہوئی جبرئیل کہتی ہین کہ مجہی اپنی ترکیب کا حال پہلی سی دریافت تہا
لیکن بسبب متحیر تہا کہ ترکیب کافوریہ مین کیا حکمت ہی شب معراج کو دریافت ہوا کہ حکیم مطلق نی
میری قالب کو کافور سی اسی دن کی واسطی بنایا تہا حضرت صلعم فرماتی ہین کہ جب روح الامین
نی مجہی جگایا اور وصل کا مژدہ سنایا مینی ارادہ طہارت کا کیا حکم پوچہا کہ اے جبرئیل میری
حبیب کی واسطی حوض کوثر سی پانی لا ہنوز بند قبا اور تکمہ گریبان وا نہوا تہا کہ رضوان
دو مرجان پانی کی اور ایک طشت زمرد لیکر حاضر ہوا مینی آب کوثر سی غسل کیا دو رکعت
نماز شکرانہ ادا کی بعد اسکی جبرئیل نی حضرت صلعم کو حلہ نور بہشتی پہنایا اور عمامہ نورانی
کہ جسکو رضوان نی پیدائش آدم سی سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کی واسطی طیار کیا تہا
اور چالیس ہزار فرشتی اسکی گرد کہڑی ہوئی وظیفہ تسبیح اور درود پڑہا کرتی تہی
اور وہی چالیس ہزار فرشتی اوس عمامہ کی ساتہ آئی تہی آپ کی سر مبارک پر باندہا کہتی ہین
کہ اوس عمامہ مین چالیس نقش ہر نقش مین چار خط تہی خط اول مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ
دوسرا مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اللّٰہِ تیسرا مُحَمَّدٌ خَلِيلُ اللّٰہِ چوتہا مُحَمَّدٌ حَبِيبُ اللّٰہِ
غرض وہ عمامہ سر پر رکہکی ردای نورانی اوڑہائی اور نعلین سبز پای مبارک مین پہنائی پٹکہ
یاقوت سرخ کا کمر سی باندہا تازیانہ زمرد کا ہاتہ مین دیا پس حضرت صلعم جبرئیل کی
ساتہ بیت الحرام سی باہر آئی جس وقت حضرت صلعم نی براق کو دیکہا آبدیدہ ہوئی خطاب
آیا کہ اے جبرئیل یہ وقت شادمانی اور فتح و کامرانی کا ہی میری حبیب سی پوچہ کہ تشویش

سبب رنج اور ملال کا کیا ہی آپ نی فرمایا ای جبرئیل آج مجھی خلعت سرفرازی کا
عنایت ہوا براق سوار ہوکر آیا ملائکہ مقربین استقبال کو آئے ہیں اور قیامت کی دن میری امت
کی لوگ بھوکی پیاسی ننگی بوجھ گناہونکی گردن پر رکھی ہاتھ مظلومی اور بیکسی کا پھیلائی بیچاری
معصیت کی ماری اپنی قبروںسی نکلینگے پچاس ہزار برسکی راہ قیامت اور تیس ہزار برسکی
راہ پل صراط باریک تاریک و دوزخ پر کھینچی ہی یہ غریب فقیر بی بضاعت استعداد قطع
مسافت کیونکر کرینگی اور کسطرح قدم اوٹھاینگی جبرئیل ہرگز شرط مروت اور طریق
شفاعت مقتضی نہیں کہ میں آج ان بیچاروںکا غم غربت اور بیکسی بھول جاؤن اور بخوشی و
شادمانی براق پر سوار ہوں حکم آیا کہ ای رحمة للعالمین آپ اسکا ہرگز رنج نکیجیی جسطرح
آج آپکی در دولت پر براق بھیجا ہی قیامت کی دن آپکی ہر ایک امت کی قبر پر ایک
ایک براق بھیجونگا اور سب کو سوار کرکی طرفة العین میں راہ قیامت اور پل صراط
طی کروا کی بہشت میں لاؤنگا پس خواجہ عالم صلعم خوش ہوکی سوار ہونی لگی براق
نی شوخی شروع کی جبرئیل نی کہا یہ کیا بیحرمتی ہی تو نہیں جانتا کہ تیرا راکب کون ہی
خلاصہ ہجدہ ہزار عالم سلالہ اولاد آدم مطلع انوار سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی مخزن اسرار
فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی عالم علم دَنٰی فَتَدَلّٰی والی حرم قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنٰی حبیب ہمارا تمہارا حبیب بیداران سحر کا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلعم سی براق
نی کہا ای امین وحی الہی ای مہبط الہام ما شنیدا ہی تم اسوقت خفگی مت کرو مجھی رسول
مقبول کی جناب میں ایک التماس ہی فرمایا بیان کر عرض کیا آج میں دولت [illegible]

مشرف ہوں قبل قیامت کی دن جیسی بہتر بہتر براق آپکی سواری کی واسطی آئینگی امید
ہوں کہ حضور سوار ہوئیگی اور کسی براق کو پسند نفرماوین حضرت صلعم نی التجا اوسکی قبول
فرمائی اور سوار ہوکی چلی جبرئیل میکائیل مع فرشتگان ہمراہی مین ایسا رہی جلوریز سعادت تہی

| | |
|---|---|
| یا رب صل وسلم دائما ابدا | علی نبیک خیر الخلق کلہم |
| بہیج ای رب مری درود وسلام | برگزیدہ نبی پر اپنی مدام |

فصل ہی کہ اوس رات کو ستر ہزار فرشتی جانب راست اور اسی ہزار جانب چپ ہزار
فرشتہ عرش کی نور سی ایک ایک شمع ہاتہ مین لئی کہڑا قدم قدم پر روشنی دکہاتا تہا اور حضرت
صلعم کی گیسوی مشک فشان سی چہرہ درخشان ایک اور ہی نور کا عالم دکہاتا تہا اون
مشعلون کی نور سی عرصہ بطحا منور اور اون گیسوؤن کی خوشبو سی دماغ قدسیان معطر ہوا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ ملائکہ پس پشت یمین و یسار سی جوق جوق مسجد الحرام
تک میری ساتہ گئی جسوقت ارادہ بیت المقدس کا ہوا جبرئیل نی رکاب تہامی تہی
اسرافیل نی غاشیہ دوش پر رکہا مجہی اوسکی عظمت سی حجاب آیا اور اوس سی عذر کیا
اسرافیل نی کہا یا حبیب اللہ مین نی آج کی غاشیہ داری ہزارون برس کی عبادت سی
خریدکی ہی یعنی چند ہزار سال عرش کی نیچی عبادت کی حکم ہوا کہ خدمت تیری قبول
ہوئی انعام کیا چاہتا ہی عرض کیا کہ تمام انعام اس عبادت کا اوس صاحب دولت
کی امت کو جسکا نام تونی اپنی نام کی پاس لکہا ہی بخشا صرف اسقدر تمنا ہی کہ ایک ساعت
اوسکی زیارت نصیب ہو ارشاد ہوا کہ ایک رات اوسکو رتبہ تقرب اور مرتبہ اختصاص

عنایت ہوگا اوسکی غاشیہ برداری کی خدمت مجھی دی جاتی کی یا رسول اللہ یہ وہ قسمت
ہی کہ مجھی ہزاروں سالکی محنت اور ریاضت کی عوض عنایت ہوئی غرضکہ حضرت سید عالم
صلعم بیت المقدس سی عجایب غرایب آسمانونکی ملاحظہ فرماتی ہوئی سدرۃ المنتہی تک
پونہچی جبرئیل اپنی مقام سی رخصت ہوئی اور کہا **بیت** اگر یک سر موی برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھی یہ تمنا ہی کہ قیامت کی دن
اپنی بازو پل صراط پر بچھاؤن اور اپکی امت کو باسانی اوتاروں پس آپ سدرۃ المنتہی
سی تنہا چلی ہزاروں پردے حجاب کی طی کیئی یہانتک کہ براق بھی رفتار سی رہ گیا تب
رفرف آیا وہ بھی عرش تک پونہچا کی غایب ہوا انجام ابر نور الہی فی شہنشاہ
زمین زمان سید دو جہان سیاح لامکان کو اغوش رحمت مین لیکر مقام استوی
تک پونہچایا اور جناب خواجہ عالم صلعم مقام دَنیٰ فَتَدَلّیٰ کو فایز ہوکر مورد خصاص
فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ اور مصدر خصوصیات مَا زَاغَ الْبَصَرُ
وَمَا طَغَىٰ کی ہوئی دیکھا جو دیکھا سنا جو سنا

ز سپہر گرد جہان گذر کہ رسیدہ میگذرد نظر
نہ بجان سپری شدہ زدل خبر ملک رسیدہ و نی بشر

نہ بپا ز رفتن او اثر نہ بروح عزم نہ پیچان صور
تو عروج پایہ او نگر کہ کجا رسید پیک نظر

بَلَغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ
حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

چو رسید خواجہ در ان مکان ہمہ راگذشت برو عیان
بسپرد خالق انس و جان در وصل شد نہان

چہ عیان کہ گشت برو عیان چہ نہان کہ ہمہ بود نہان
نہ برای ہمہ بیان بملک اشارہ کند کہ بیان

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله

ز بهار حسن رخ تو چمنی شده همه کو بکو
نه اشارتی و نه گفتگو نه سراغ راه و نه جستجو

چو بسر آمده آرزو بحضور گفت خدای او
که بسلسبیل بکن وضو برسان نوید بیار سو

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله

چو تو بدی قدم شاه دین سید بر فلک برین
پی سجده قدم مبین و مهر شده همه تن جبین

ملک و بشر و فلک زمین همه شادمان طرب گزین
لب جبرئیل همه گراین که جناب سید مرسلین

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله

دل و جان من بفدای تو سر ما بدیده و نقش پای تو
چه کسی بمهر لقای تو شده اشتیاق ندای تو

ز سپهر تا بسرای تو همه نور شد بضیای تو
چو بلامکان شده جای تو دل عرش گشته بپای تو

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله

شگفت غنچهٔ چمن چو شنید نکهت پیرهن
شده زرد شمع در انجمن چو بدید روی و شبیه زمن

بزبان همه رسد از دهن همه گر این سخن
که ز بر و ده فلک کهن سد این ترانه بگوش من

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله

یا رب صل وسلم دائما ابدا
علی نبیک خیر الخلق کلهم

بھیج ای رب مری درود و سلام
برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام

راوی لکھتا ہی کہ جب حضرت خواجہ عالم صلعم وہان پہونچی عرش کی جانب راست بارہ منبر اور جانب چپ ایک منبر عظیم مرصع انواع جواہر سے دیکھکر احوال منبرونکا پوچھا

خطاب آیا کہ داہنی طرف کی منبر اور پیغمبرونکی واسطے ہین اور منبر جانب چپ آپکی واسطے
بہشت عرش کی داہنی طرف اور دوزخ بائین طرف واقع ہی منبر جانب چپ آپکی
لیے اسواسطے تجویز ہوا کہ قیامت کی دن آپ اس منبر پر جلوس فرماوین اور دوزخیونکا
گذر اسیطرف سی ہووے اگر احیانا کوئی آپکی امت سی دوزخیونمین شامل ہو جاوے
تو آپ اوسی باہر نکال کر شفاعت کرین حبیب میری مجھی ہرگز منظور نہین کہ تمہاری
امت کا کوئی تنفس مبتلای عذاب ہو بعد اسکی ارشاد ہوا ای محمد التجا جبرئیل کی
جو تمہاری امت کی واسطے پل صراط پر اپنی بازو بچھانیکی تمنا رکھتا ہی بہول گئی عرض
کیا خداوندا تو دانا اور بینا تر ہی فرمایا ہمنی التماس اوسکی قبول فرمائی پہر بقدرت
آپکی سینہ فیض گنجینہ پر رکھکی علم اولین و آخرین تعلیم فرمایا من بعد سیر بہشت کی لیے
حکم ہوا وہانکی تربیت چمنونکی طراوت طرح طرح کی قصر و ایوان انواع انواع کی رشک
اور مکان اقسام اقسام کی نعمای بہشت ملاحظہ فرماکی خدا کا شکر بجا لاتی پہر دوزخکی
دیکھنی کو متوجہ ہوئی حرارت درکات کی تا دیر ملاحظہ فرماتی رہی طبقہ اولی مین کہ
نسبت اور طبقات کی عذاب کچھ کم تھا لیکن اوسمین ستر ہزار کوہ آتشین ہر کوہ مین
ستر ہزار جنگل آگ کی ہر ایک جنگل مین ستر ہزار غار پر شعلہ اور ہر غار مین ستر ہزار شہر
آتشناک ہر شہر مین ستر ہزار قصر سوزان ہر قصر مین ستر ہزار سرای شرر بار ہر سرای
مین ستر ہزار خانہ اخگر بیز ہر خانی مین ستر ہزار صندوق آتشین ہر صندوق مین
ستر ہزار طرحکا عذاب تھا ستر ہزار دریای آتش ہزار ہزار جوش و خروش کی ساتھ جاری

دیکھی یہ اگر ساتون آسمان و زمین ایک دریا مین غرق ہو جاتین اور تمام فرشتی ہزار
برس تک جستجو کرین نام و نشان اونکا پیدا نہو حضرت سید عالم شفیع اعظم نی یہ حال
دیکھکر مالک سی پوچھا کہ یہ طبقہ کسکی واسطی تجویز ہی مالک نی کچھ جواب نہ دیا پھر استفسار
فرمایا اوسنی شرم سی سر جھکا لیا جبرئیل نی کہا یا رسول اللہ مالک اسکی اظہار مین حضور
سی شرماتا ہی فرمایا بی تکلف بیان کری شاید آج کچھ تدارک اسکا ممکن ہو مالک نی کہا
یا شفیع المذنبین یا رحمۃ للعالمین یہ طبقہ آپکی امت گنہگار کی واسطی ہی اب اپنی امت کو
کثرت جرائم سی منع فرماوین والا مجھی طاقت تخفیف عذاب کی نہوگی اور حضور سی
محجوب ہونگا پس خواجۂ عالم صلعم یہ حال سنتی ہی گریان ہوئی اور عمامہ مبارک سر سی
جدا کرکی مناجات کرنی لگی کہ خداوندا لوگ میری امت کی بہت ضعیف اور ناتوان
ہین متحمل اس عذاب شدید کی کیونکر ہونگی بی نیاز تو نی تاج شفاعت کا عنایت فرمایا
بندہ نوازا مجھی تو نی شفیع عاصیان مقرر کیا ہی تو غفور رحیم ہی اب شرم و آبرو میری
تیری ہاتھ ہی چشم مبارک سی قطرات اشک متصل جاری تھی جبرئیل امین اور ملائکہ مقربین
حضرت کی ساتھ مناجات مین شریک تھی ناگہان خطاب آیا کہ ای حبیب رب العالمین
و ای شفیع المذنبین آپ ہرگز ملول و رنجیدہ خاطر نہون قیامت کی دن آپ کی
شفاعت سی اتنی لوگ بخشونگا کہ آپ مجھسی راضی اور خوشنود ہوونگی حضرت خواجۂ عالم
صلعم نی عرض کیا قسم ہی تیری عزت و جلال کی اگر ایک شخص بھی میری امت کا اس
طبقہ مین ہوگا مین ہرگز راضی نہونگا اور جبتک تمام عاصیان امت میری ساتھ نہو نگی

بہشت مین بہجاؤنگا حکم آیا ولسوف یعطیک ربک فترضی کتاب معراج النبوۃ مین
لکہا ہی کہ اثنای سیر دوزخ مین جہنم مین ایک موج لہو کی ہی اور آتش نی جوش مارا آخر جوش
آتش مین ایک عورت اور ایک مرد نظر آیا عذاب شدید مین مبتلا دونو سر جوش آتش کی ساتہ
باہر نکلتی اور پہر انکو نسار قعر دوزخ مین چلی جاتی ہہبر اجاہتی تہی کہ نبی صلعم سی کچہ عرض حال
کرین لیکن عذاب دوزخ سی فرصت نپاتی تہی جسقدر اونکی دیکہنی سی آپکو ملال ہوا ویسا
کسی کی دیکہنی سی نہین ہوا تہا آخر مالک سی اونکا احوال پوچہا اوسنی عرض کیا یا حبیب اللہ
اس بات کی اظہار سی معاف رکہی مجہی اسکی بیان سی شرم آتی ہی اہنین دونو سی استفسار کیجئی
جسوقت وہ دونو سر جوش آتش کی ساتہ پہر باہر نکلی آپ نی اوس عورت سی پوچہا
تو کون ہی کہ ایسی عذاب مین مبتلا ہی بولی کہا ای جان جاؤ مین آمنہ ہون تیری ما اور یہ
مرد عبد اللہ تیرا باپ ہی حضرت صلعم کا دل مبارک یہ واقعہ عجب دیکہکر نہایت مجروح
ہوا قطرات اشک بی اختیار آنکہون سی جاری ہوئی تو بارگاہ احدیت سی ندا آئی حبیب میری
دو باتون سی ایک بات اختیار کیجئی یا مغفرت ماں باپ کی مقدم رکہی یا بخشایش
امت عاصی منظور فرمائی حضرت رحمۃ للعالمین بہت روئی اور عرض کیا خدایا مین نی
شفاعت اور مغفرت امتیان گنہگار کی اختیار کی اور ماں باپ کو تیری مرضی پر چہوڑا
خطاب آیا کہ مرکاہ آپ اس امت کی ساتہ اتنی محبت رکہتی ہین کہ مغفرت اونکی اپنی
ماں باپ پر مقدم سمجہی ہمنی بہی امرزش آپ کی امت اور والدین کی بخشایش منظور فرمائی
حبیب رسول کریم صلعم کی استدعا فی درجۂ قبولیت کا مامات خلعت خصت کا عنایت

ہوا خواجہ کائنات خزائن برکات اور مراحم وتحیات سی مالا مال ہو کی تشریف لائی
زنجیر حجرہ بدستور ہلتی تھی اور بستر استراحت اوسیطرح گرم تھا صبح کو حال معراج کا بیان
فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نی کہا صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خطاب صدیق اکبر کا
پایا اور ابو جہل نی کہا كَذَبْتَ وہ زندیق مشہور ہوا

| | |
|---|---|
| یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا | عَلٰی نَبِیِّكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ |
| بھیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ نبی پہ اپنے مدام |

سرگردانی قلم شکستہ نگار کی تحریر واقعہ وفات خواجہ عالم علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات
سی اسقدر ہی کہ ہر حرف تازہ رقم ہجوم رنج اور غم سی آلودہ خاک اور ہر سطر پیچ وخم
مین السطور سی سینہ چاک تھی مقام عبرت ہی کہ جسکی واسطی حضرت آدم بلکہ ہیجدہ ہزار عالم
عالم ظہور مین آیا ہو دنیا مین نرہی پس اب کوئی اس تیرہ خاکدان وحشت سرا مین کیا
اناو قیام کا کرسکتا ہی خامہ شولیدہ بیان زانوی ندامت سی سر نہین اوٹھا سکتا کہ
ابھی حال ولادت خواجہ کائنات کا زبان پر تھا اور کون ومکان زمین آسمان سے
آوازہ تہنیت کا بلند تھا اب واقعہ جگر گداز وفات کس زبان سی بیان کری لیکن
چون حدیث نبوی حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّكُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّكُمْ مرہم زخم جگر ہی ضرور ہوا کہ
کچھ حال اس سانحہ قیامت خیز کا بھی بیان کیا چاہئی روایت ہی کہ ہجرت کی
دسوین برس جناب سید عالم صلعم نی حج ادا کیا اور احکام دین کی تلقین فرمائی کلمات
رخصت کی فرمانی لگی کہ شاید آیندہ سال مین پھر اتفاق حج کا نہو اسواسطی اس حج کو

حجۃ الوداع کہتی ہین ورسی سال مین سورہ اِذَا جَآءَ نازل ہوئی آپ نی حضرت جبرئیل
سی فرمایا کہ اللہ تعالی مجھی خبر رحلت کی دیتا ہی اس جہانسی جبرئیل نی کہا یا رسول اللہ
وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی آخر حجۃ الوداع سی فارغ ہوکی مدینی مین تشریف
لائی اہل بقیع اور شہدای احد کی واسطی دعای مغفرت فرمائی پہلی میمونہ خاتون کے
گھر مین درد سر لاحق ہوا جب مرض کی شدت ہوئی ازواج مطہرات عیادت کی
لئی وہین حاضر ہوئین حضرت صلعم نی سب کی طرف دیکھکر فرمایا کل مین کہا ہونگا
سب نی دریافت کیا کہ شاید عایشہ صدیقہ کی گہر تشریف رکہنا منظور ہی تمام ازواج
مطہرات اسی بات پر راضی ہوئین جناب رسول مقبول صلعم اوسی شدت مرض
مین اہلبیت کی دستیاری سی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حجرہ مین
تشریف لائی اور درد سر کمال شدت سے تہی حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ روایت
کرتی ہین کہ حضرت صلعم کو شدت مرض سی نہایت بیقراری تہی بستر بیماری پر
بار بار کروٹین لیتی تہی اور کراہتی تہی اور اکثر اوقات فرماتی تہی مَعَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ اور کبھی فرماتی تہی
ھُوَ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی عبداللہ بن مسعود روایت کرتی ہین کہ ایکدن حالت
شدت مرض مین حضرت سید عالم صلعم نی خواص اصحاب کو حضرت عایشہ صدیقہ کے
گھر بلایا جسدم ہم لوگونکو دیکھا نہایت شفقت اور عنایات سی ہماری غربت اور
بیکسی پر نظر کرکی رونی لگی اور فرمایا مَرْحَبًا بِکُمُ اللّٰهُ وَجَمَعَکُمُ اللّٰهُ حَفِظَکُمُ اللّٰهُ هَدَاکُمُ

اللہ سلمکم اللہ رزقکم اللہ ای لوگو ہماری تمہاری ایام فراق کی قریب پوہنچی اور
جلد رحلت کیا چاہتا ہی تمہارا اس جہان سی اصحاب نی یہ حال سنتی ہی گریہ وزاری سی
شور عظیم برپا کیا اور پوچہا یا رسول اللہ آپ کب انتقال فرماوینگی فرمایا بہت قریب
عرض کیا یا رسول اللہ آپکو غسل کون دی فرمایا مردان اہلبیت جو قریب تر ہون پوچہا
یا رسول اللہ کفن کس کپڑیکا دیا جای فرمایا یہی لباس جو میری بدن مین ہی کفایت کرتا ہی
اور جو چاہو حلل یمنی خواہ مصری یا اور کوی کپڑا سفید جیسا چاہو پوچہا یا حبیب اللہ نماز
جنازیکی کون پڑہاوی اتنی مین کسی سی ضبط گریہ نہو سکا سب کی سب بی اختیار رونی
لگی جناب رسالتمآب بہی نہایت شفقت سی آبدیدہ ہوئی اور فرمایا صبر کرو رحمت
خدا نازل ہو تمپر ای لوگو جسوقت مجہی نہلا کی کفناؤ قبر کی پاس رکہکی ایک لحظہ علحدہ
ہوجاو پہلی میرا پروردگار آپ رحمت خاص مجہپر نزول اجلال فرمائیگا جبرئیل میری
جنازیکی نماز پڑہینگا پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر ملک الموت مع اپنی افواجکی بعد اسکی
مردان اہلبیت پہر عورات اسکی بعد تم لوگ سب فوج فوج آکی نماز میری جنازیکی
پڑہتی جاؤ اور جو شخص پیروی میری دین کی کریگا تا قیامت سلام میرا اوسکو
پہنچاتی رہو عبد اللہ بن مسعود روایت کرتی ہین کہ ایک دن مین جناب رسالتمآب فی مرض الحصر
صلعم کی پاس حاضر ہوا تپ اس شدت سی تہی کہ بدن مبارک پر ہاتہہ نہ رکہہ سکا
ابو سعید سی روایت ہی کہ شدت اور حرارت تپ کی چادر کی اوپر سی محسوس
ہوتی تہی اور کوئی ہاتہہ نہ رکہہ سکتا تہا نقل ہی کہ ایکروز حضرت خواجہ

عالم صلعم کی پاس جبرئیل امین آئی اور کہا یا رسول اللہ خدای تعالی بہت بہت سلام فرماتا ہی
اور مزاج کا حال پوچھتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر مرضی مبارک دنیا مین رہنی کی ہو تو تجہکو شفا کلی
نہین ایسی شفا کامل عنایت کرون اور الا اپنی جوار رحمت و مغفرت مین جای آسایش تجویز کرون
حضرت نی فرمایا مزاج بہت ناساز ہی اور مین بہرصورت تابع فرمان ہون رضای مولی اولی ازہمہ

| | | |
|---|---|---|
| اگرم خلاص جوئی وگرم ہلاک خواہی | | سر بندگی بخدمت نہم کہ پادشاہی |
| بکسی نمیتوانم کہ حکایت تو گویم | | ہمہ جانب تو گیرند تو ہمان کنی کہ خواہی |

روایت ہی کہ شدت مرض مین سید عالم صلعم نی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا اور
اپنی پاس بٹھایا اور اپنی رحلت کا احوال سنایا حضرت سیدہ نی شور واویلا شروع کیا اور
کہا وَا اَبَتَاہُ وَا مُصِیبَتَاہُ خَرِبَتِ الْمَدِینَةُ ہای افسوس مدینہ خراب ہوا انصار
اور اصحاب یہ حال دیکھکر نہایت حیران اور سراسیمہ ہوکی گرد مسجد کی جمع ہوئی اور
گریہ وزاری سی شور قیامت برپا کیا حضرت ختم المرسلین صلعم اضطراب اور بیقراری
اصحاب کی سنکر مسجد مین تشریف لائی اور بلال سی فرمایا کہ کوچہ و بازار مین منادی
کری تا وصیت واپسین سی کوئی شخص محروم نرہی بلال روتی ہوئی بازار مین آئی اور آواز
دی کہ ای لوگو آج نبی آخر الزمان کی آخری وصیت ہی جو کوئی یہ آخری وصیت سنا چاہی
تو مسجد مین حاضر ہووی نہین تو پہر یہ رسول کہان اور یہ وصیت کہان پس تمام
مسلمان یہ خبر سنتی ہی اپنی دکانین چہوڑ چہوڑ روتی ہوئی مسجد کو چلی اسقدر خلقت جمع
ہوئی کہ صحن مسجد مین قدم رکہنی کی جای باقی نتہی سید عالم [illegible] نی بعد حمد و سپاس

حق تعالی نی فرمایا ہو کہ عنقریب کوچ کیا چاہتا ہی دنیا سی سب نبی تمہارا وصیت کرتا ہون
تم سب باتفاق کہ اگر کسیکو مجہسی کچھ ایذا پہنچی ہو آج بی تکلف ظاہر کری کہ ابہی انتقام اسکا
مجہسی لی تو مین بہ فراغ خاطر ملک بقا کو روانہ ہون اور یہ خیال نکری کہ انتقام لینا رسول
سی نامناسب ہی اسواسطی کہ فضیحت عقبی کی بہ سوائی دنیا کی بہتر ہی کسی نی عرض کیا
یا رسول اللہ مین منافق ہون کسیکی عرض کیا مین دروغگو ہون کثیر النوم ہون آپ نی
سب کی واسطی دعا فرمائی اتنی مین عکاشہ نی عرض کیا یا رسول اللہ حضرت نی ایک
منزل مین بی سبب میری پیٹہ پر تازیانہ مارا تہا مجہی انتقام اسکا ہرگز منظور تہا لیکن جو کہ حضور
نی بصد اصرار فرمایا اظہار اس بات کا ضرور ہوا آپ نی فرمایا رحمک اللہ یا عکاشہ
انتقام چاہتا ہی اوسنی عرض کیا ہی یا رسول اللہ حضرت سید عالم صلعم نی بلال سی فرمایا
کہ فاطمہ کی گہر جا اور وہ تازیانہ کہ اکثر لڑائیون مین ہمارے ساتہ رہتا تہا اوٹہا لا بلال افتان و خیزان
صدکونہ بیقرار اپنی جی سی بیزار روتی ہوئی جناب سیدہ کی گہر سی وہ تازیانہ حضور مین لائی
حضرت صلعم نی وہ تازیانہ عکاشہ کو حوالہ فرمایا اور صحن مسجد مین بیٹہ کر فرمایا ای عکاشہ
رحمت خدا نازل ہو تجہہ پر تو رعایت نکر اپنا انتقام لی عکاشہ تازیانہ لیکر مستعد ہوا
اہل محفل مین ایک شور محشر برپا ہوا تمام اصحاب اور انصار اور اہل بیت یہ حال دیکہتی
تہرانی لگی مسجد مین ایک زلزلہ سا پڑ گیا ابو بکر صدیق اور عمر خطاب کہتی تہی ای عکاشہ
مزاج شفیع عالم مسافر ملک عدم کا چند روز سی علیل ہی عوض ایک تازیانہ کی سو سو تازیانہ
ہمکو مار اونکو اس تکلیف سی معذور رکہ عثمان باحیا اور علی مرتضی رو تی ہوئی آتی اور کہتا

کہ ای عکاشہ طبیعت رسول کریم معدن اخلاق عمیم صلعم کی شدت سی بیماری ہی ایک تازیانہ
کی بدلی دو دو سو تازیانہ ہمکو مار رسول مصطفی محبوب کبریا کو اس حالت مین اذیت دیجیے
معذور رکہ بعد اسکی دونو صاحبزادی جناب حسنین رضی اللہ عنہما یہ خبر سنکی مضطر اور گریان
آئی اور کہنی لگی ای عکاشہ ہمارا باپ بسبب بیماری کی بہت ضعیف و ناتوان ہی ایک تازیانہ
کی عوض ہزار ہزار تازیانی ہمکو لگا ہمارے جد بزرگوار کو اس حالت رنجوری مین مت
تکلیف پہنچا اوسنی عرض کیا صاحبزادو امر انتقام شخص غیر پر منتقل نہین ہوتا ہی
حضرت سید عالم رسول اکرم نی فرمایا ای عکاشہ اپنا کام جلد تمام کر مبادا امر کہ نوبت
ندی ضرور نہین کہ پہر یہ مواخذہ عاقبت تک باقی رہی عکاشہ نی عرض کیا یا حبیب اللہ
مین اوسدن برہنہ تن تہا اور حضور اسوقت پیرہن پہنی ہین حضرت صلعم نی پیرہن جسم
بدن مبارک سی اوتارا تمام اہل محفل عبرت سے روتی بیہوش ہوگئی اور ملائکہ مقربین ہیبت سے کانپتے تہی

خدایا این چہ سامان است امروز — فلک بر خویش لرزان ہست امروز
خدایا بر حبیب خویش منگر — کہ از دردش نباشد شور محشر
تنش نازکتر از برگ گل تر — خلد تار نگاہش ہمچو نشتر
خدایا بر حبیب خود ببخشای — مصیبت ہای او بر ما بیفزای

غرض عکاشہ اوٹہا اور مہر نبوت خاتم رسالت کو بوسہ دیکی عرض کرنی لگا یا حبیب اللہ
ارزو میری یہی تہی کہ دم واپسین ایکبار مہر نبوت کی زیارت سی مشرف ہون چنانچہ بحیلہ انتقام
اس دولت سی بہرہ اندوز ہوا ورنہ جناب اقدس نی نہ کبہی مجہی تازیانہ مارا اور نہ مین مجال

انتقام لینی کی رکہتا تہا آپ نی عکاشہ کی حق مین دعاء خیر فرمائی اور وہ دولت بہشت سی نصیب ہوا

| | | |
|---|---|---|
| یا رب صل وسلم دائما ابدا | | علی نبیک خیر الخلق کلہم |
| بہیج ای رب مری درود وسلام | | برگزیدہ نبی پر اپنی مدام |

روایت ہی کہ ایام مرض مین بلال ہر روز نماز پنجگانہ سی حضرت صلعم کو خبر کرتی
تہی آپ مسجد مین تشریف لاتی اور نماز باجماعت ادا فرماتی آخر مرض مین عشا کی وقت
بلال حجرہ کی دروازی پر جا کر پکاری الصلوۃ یا رسول اللہ طالب وصال خدا عازم ملک بقا
شدت مرض کی سبب سی باہر نہ آسکی فرمایا ابو بکر سی کہو نماز پڑہاوی عائشہ صدیقہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کثیر الحزن رقیق القلب ہی آپکا مقام خالی دیکہکر تاب
نہ لاسکیگا پہر حکم ہوا ابو بکر نماز پڑہاوی غرض بلال پہرا یا بلال یہ حکم سنکر روتی ہوی
پہرتی کہتا ای کاش مین پیدا نہوتا یا پہلی ہی مرجاتا کہ یہ حال اپنی آقا کا اپنی آنکہسی
نہ دیکہتا اب فراق رسول اللہ سی مین کیونکر جیونگا اور کسطرح دلکو صبر دونگا القصہ
بلال نی صدیق اکبر کو حکم نبوی سی مطلع کیا ابو بکر نماز کی واسطی کہڑی ہوئی جسوقت
مقام خیر الانام کا خالی دیکہا ضبط کر نہ سکی بی اختیار رونی لگی اور بیہوش ہو کر گر پڑی

| | | |
|---|---|---|
| در نمازم خم ابروی تو چون یاد آمد | | حالتی رفت که محراب بفریاد آمد |

فریاد وزاری اصحاب کی سمع مبارک مین پہونچی آنکہ کہول دی اور سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا
سی پوچہا کیا شور ہی عرض کیا

| | | |
|---|---|---|
| یاران تو از غمت زبون شده | | زین بیش چه گویمت که چون شده |

از

| | |
|---|---|
| از ہجر تو سوخت استخوانہا | چون موم گداخت مغز جانہا |

حضرت سید عالم صلعم پھر مسجد مین تشریف لائی اور فرمایا ای لوگو کوئی پیغمبر اپنی
امت مین ہمیشہ نہین رہا مین بہی نہ رہونگا قریب ہی کہ تمسی جدا ہون تمہین خدا
کو سونپتا ہون **نقل ہی** کہ ایکدن خلاصہ موجودات خواجہ کائنات صلعم نے
حضرت علی کی زانو پر سر مبارک رکہکر آنکہین بند کرلین اور چہرہ نورانی کا رنگ
متغیر ہو گیا فاطمہ زہرا نی کہا واابتاہ کچہ جواب نہ پایا پہر کہا باباجان فاطمہ کی جان
تمپر قربان ذرا آنکہہ کہولئی اور مجہسی کچہ بولئی حضرت صلعم نی فاطمہ زہرا کو بیقرار
دیکہکر پاس بلایا اور اپنی سینہ سی لگایا اور فرمایا خداوندا فاطمہ کو صبر دی
اتنی مین دونو صاحبزادی حضرات حسنین رضی اللہ عنہما حاضر ہوئی رخساری
سینہ مبارک پر ملتی تہی اور رو رو کر کہتی تہی ای پدر بزرگوار آپکی مفارقت سی
ہمارا حال کیا ہوگا بعد تمہاری ہماری ماں اور باپ کی غمخواری کون کریگا ازواج
مطہرات اور اصحاب کی رونی سے زمین آسمان کانپتا تہا حضرت صلعم نی فرمایا
لوگو صبر کرو یہ فرمایا اور بہت روئی ام سلمہ نی پوچہا یا رسول اللہ آپ معصوم
ہین رونی کا سبب کیا ہی فرمایا امت کی بیچارگی اور بیکسی پر رونا آتا ہی حضرت
سیدہ فاطمہ زہرا نی پوچہا ای پدر مہربان قیامت کی دن مین آپکو کہان پاؤنگی
فرمایا کہ جنت مین لوای حمد کی نیچی آمرزش امت کی واسطی استغفار کرتا ہونگا
عرض کیا اگر وہان بہی نپاؤن فرمایا پل صراط کی پاس امت کی نجات کیواسطی

تیری محبوب کی ابتک مطمئن نہین کہ اور فردہ چاہتی جس سی مزاج عالی مسرور ہو حکم ہوا
کہ میری حبیب سی بعد سلام کہو کہ آپ کی امت کا کوئی شخص اگر تمام عمر جرم و عصیان مین
آلودہ رہی اور موت سی ایکسال پہلی توبہ کری سب گناہ اوسکی بخشونگا حضرت صلعم نی
فرمایا موت کا حال کسیکو معلوم نہین شاید ایک برس پیشتر توبہ نصیب نہو ارشاد ہوا ایک مہینہ
پہلی توبہ کری آپ نی فرمایا ایک مہینہ بہی بہت ہی ارشاد ہوا ایک ہفتہ پیش از مرگ
توبہ کری فرمایا ایک ہفتہ بہی بہت ہی فرمان آیا ایک دن پہلی توبہ کری فرمایا ایکدن
بہی بہت ہی خطاب پوہنچا ایکساعت قبل از مرگ توبہ کری فرمایا ایکساعت بہی
بہت ہی شاید میسر نہو آخر حکم ہوا کہ اگر تمام عمر گناہون مین گذاری ہو اور مرتی دم آنکہون سی
آنسو بہاوی یا اپنی اعمال یاد کرکی پشیمان ہووے اوسکی گناہ بخشونگا اور پشیمان بہی نہو
اوسکو محض تیری شفاعت سی نجات دونگا بعد اسکی فرمایا ای جبرئیل اب تین باتونکی
مجہی آرزو ہی اور امیدوار ہون کہ میرا پروردگار وہ بہی قبول فرماوی اول
یہ کہ میری امت بشامت گناہون سی دنیا مین عذاب نہو دوسری یہ کہ قیامت کی
دن میری شفاعت عاصیان امت کی حق مین قبول فرماوی تیسری یہ کہ ہر ہفتہ
مین دو بار امت کی اعمال سی مطلع ہوتا رہون کہ مجہی اپنی امت کی مفارقت کا ہرگز
تحمل نہین اگر اونکی اعمال نیک سنونگا اسطرح اونکی نامہ اعمال مین لکہاونگا کہ کبہی مٹ
نسکیگا اور اگر اعمال بد دریافت ہونگی تو استغفار کرکی اونکی نامہ اعمال سی محو کراونگا
حضرت جبرئیل امین گئی اور جناب احدیت جل شانہ سی خبر خوش لائی کہ حق تعالی نی یہ

باتین بہی قبول فرمائین خواجہ عالم نی خوش ہوکی فرمایا الآن طاب قلبی یعنی اب
دل میرا محظوظ ہوا ای عزرائیل اب اپنا کام کر غرض عزرائیل بموجب حکم کی قبض روح

بہ فتوح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین معروف ہوئی

| | |
|---|---|
| يا رب صل وسلم دائماً أبداً | على نبيك خير الخلق كلهم |
| بہیج ای رب مری درود و سلام | برگزیدہ سبہی پر اپنی مدام |

شدت جان کنی اور سکرات موت کی اسقدر تہی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبہی زرد اور کبہی
سرخ ہو جاتا تہا اور ایک پیالہ پانی کا سامنی رکہا تہا بار بار پانی اپنی منہ پر ملتی تہی
اور فرماتی تہی اعوذ باللہ عن سکرات الموت ان للموت سکرات
ملک الموت سی پوچہا کہ جان کنی مین اسقدر تکلیف اورونکو بہی ہوتی ہی عرض کیا
یا رسول اللہ جسقدر تکلیف اورون پر ہوتی ہے اوسکا عشر عشیر بہی آپکی واسطی نہین پہنچتی ہی
آبدیدہ ہوکی فرمایا وا امتاہ ای عزرائیل جتنی تکلیف اور شدت نزع روح کی میری امت
پر آج اونکی عوض سب مجہ پر تمام کر تا میری امت ضعیف اس رنج و اذیت سی محفوظ رہی
عزرائیل نی عرض کیا یا شفیع المذنبین آپ اسکا کچہ غم نہ فرماوین جسطرح مادر شفقہ سوتی
لڑکی کی منہ سی پستان نکال لیتی ہی اسیطرح آپکی امت کی روح بآسانی قبض کرونگا
روایت ہے کہ ایام مرض مین حضرت عایشہ صدیقہ کی پاس چہ یا سات دینار ہمر
تہی کہ سب فقرا اور مساکین کو دیدالی اور نزع روح کی وقت چراغ کا تیل میسر نہوا
چنانچہ حضرت عایشہ نی ایک ہمسایہ سی فرمایا کہ اگر تری گہر تہوڑا سا تیل ہو تو لا کہ

سلطان دین متین شمع شرع مبین اسوقت حالت نزع مین ہین حالت نزع مین رحمین مبارک
حضرت عایشہ صدیقہ کی زانو پر تہا ہاتہہ آسمانکی طرف اوٹہا کی فرماتی تہی مع الرفیق
الاعلی کہ یکبارگی روح پرفتوح قالب پاک سی پرواز کر کی دارالبقا کو رحلت فرما ہوئے

قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون

| | |
|---|---|
| ای جان صد ہزار چو ما وقف جان تو | ہر دم ہزار تحفہ زما بر روان تو |

حضرت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا واویلا واصیبتاہ سی فریاد کرتی تہین باپ میری دعوت
حق کی قبول کی تونی باپ میری جنۃ الفردوس مین نزول کیا تونی بابا جان خبر تیری
موت کی جبرئیل کون پہنچاوی بابا جان بعد تیری وحی آلہی کسکی پاس آویکی افسوس است مین
کی پاسداری کون فرماویگا افسوس اب جبرئیل کس کی گہر کا ہیکو آئیگا بار خدایا مجہی اپنی پاکی
ودیدار سی محروم مت رکہ بار خدایا مجہی اپنی حبیب کی زیارت سی بی نصیب مت کر
اسیطرح نازنین کی فراق مین گریان اور نالان ہین یہانتک کہ بعد چہ مہینی کی
انتقال فرمایا ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روتی تہین اور فرماتی تہین افسوس اوس نبی
آخر الزمانکا جو امت عاصی کی غم مین ایک رات باطمینان نسویا اور ایکدن نان جو سی
اسودہ ہوکر نہ کہائی کوہ دندان اوسکا سنگ جفا سی شہید ہوا لیکن سوا صبر اور شکر کی
کچہ زبان پر نہ لایا افسوس اوس نبی صاحب پر اونکا جسنی درویشی کو تونگری پر اختیار فرمایا
اصحاب جو مسجد مین معتکف تہی اہل بیت کی رونیکی اواز سنکی سراسیمہ اور متحیر ہوگئی
بعضی سکتی کی حالت مین خاموش بعضی اختلال حواس سی خود فراموش ہوئی چنانچہ حضرت

عثمان بن زید بانسی کچہ بول سکتی کی حالت مین ہر ایک کا منہ تکتی تہی حضرت صدیق اکبر روتی
ہوی آئی اور کہا وا محمداہ وا انقطاع ظہراہ

ای پشت مرا ز غم شکستی — تا رخت حیات خویش بستی

چہرہ مبارک سی ردا اوٹہا کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا ای خدا اپنی حبیب کو میرا سلام پہنچا اور ای حبیب صدیق کو اپنی خدا کی پاس جلد بلا تمام اصحاب کی گریہ و بکا سی عالم حشر برپا ہوا اور ماتم کیا ملائکہ اور خضر اور الیاس نی ناقہ سواری کا ایسا غمگین ہوا کہ کچہ کہاتا نہ پیتا تہا بعد تین روز کی مرگیا اور دراز گوش کنوین مین گر کی ہلاک ہوگیا روایت ہی انکا انتقال کی وقت سی دفن تک مدینہ ایسا تنگ اور تاریک ہا کہ اپنی آنکہ سی اپنا ہاتہ نظر نہین آتا تہا اور ایک کو دوسری کا منہ نہین سوجہتا تہا فی الحقیقۃ جب ایسا آفتاب مکرمت دنیا سی اوٹہ جاوی کسیکو زمین و آسمان کیونکر نظر آوی

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا — عَلَى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

بہیج ای رب مری درود و سلام — برگزیدہ نبی پر اپنی مدام

اہل بیت اطہار اور اصحاب کبار نی موافق وصیت کی غسل اور تجہیز و تکفین عمل مین لائی اور نماز جنازہ کی نوبت بنوبت مطابق حکم کی پڑہی گئی بعد اسکی دفن کیا قثم بن عباس روایت کرتی ہین کہ جسوقت جسد مبارک کو قبر مین سر بر خاک پر لٹا دیا اور چہرہ نورانی سی پردہ کفن کا اوٹہا دیا مین نی دیکہا کہ لبہای مبارک کو جنبش تہی اور آہستہ آہستہ کچہ فرماتی تہی مین نی اپنی کان اونکی لبون سی لگائی تو بخوبی سنا کہ قبر مین بہی یہی فرما رہی تہی یا رب اُمتی امتی

| بجانم عرف را نیو گو تراست بیکان | از عہد تا بہ لحد ہمان نگر امتان |
|---|---|

نقل ہی کہ جسوقت روح مطہر پرفتوح زینت افزای عالم علیین ہوئی ایک تابوت مرصع
یاقوت جنت سی مرتب ہوا اور جناب سید عالم صلعم کی نظر انور سی گذرانا گیا کہ اگر
مرضی مبارک ہو تو ملائکہ ملا اعلی جسد اطہر کو اس تابوت مین لاوین اور مرقد مبارک
مدفن مطہر کہ سرابستان بہشت مین بناوین حضرت شفیع المذنبین خاتم المرسلین نی
فرمایا کہ میرا دل نہین چاہتا اور طبیعت گوارا نہین کرتی کہ امت سی ایک لحظہ جدا ہون
مین نی خاکساران امت غمناک کی واسطی گوشۂ خاک قبول کیا تا مین اونسی جدا نہون
اور وہ میری فراق مین مبتلا نہون اور جب تک مین انمین رہون وہ عذاب
دنیا و آخرت سی محفوظ رہین عاشقان محمد خدا اس شفقت اور عنایت کو بغور
دیکہا چاہئی کہ کس قدر تفضلات ہم خاکسارونکی مشت خاک پر مبذول ہی
لازم ہی کہ ہم دل و جان ایسی شفیع شفیق کی نام پر قربان کرین اور اوس مرقد
منور اور روضہ انور کی زیارت سی مشرف ہون اللّٰہُمَّ ارْزُقْنَا ھٰذِہِ النِّعْمَۃَ
بِفَضْلِکَ یَا کَرِیْمُ راوی لکہتا ہی کہ بعد وفات خواجہ کائنات علیہ التحیات
کی جسقدر صدمات اصحاب اور ازواج طاہرات پر گذری بیان اوسکا احاطہ
تحریر سی خارج ہی چنانچہ بعضی قوت گفتار اور بعضی طاقت رفتار سی عاری ہوئی
اور بعضی مر گئی اور بعضون نی مسافرت اختیار کی چنانچہ حضرت بلال حبشی نی
مدینہ چہوڑا اور شام کو چلی گئی بعد چند مدت کی حضرت صلعم کو خواب مین دیکہا

کہ فرماتی ہین ہمیر جفا کی تو نی کہ ہماری جوار رحمت سی دور چلا گیا اب قصد جاری
زیارت کا کر حضرت بلال مدینی مین آی اون دنون جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا نی انتقال فرمایا تہا حضرت حسنین علیہما السلام کی ملازمت سی مشرف ہو کی
حال وفات جناب سیدہ کا سنا بہت روئی اور کہا ای جگر گوشہ رسول بزرگوار
کا وصال خوب جلد پایا بعد اسکی اکثر احباب مکلف ہوئی کہ بلال موافق معمول
قدیم کی اذان سناوین بلال نی عذر کیا کہ ہر گاہ میری اذان کا قدر دان ہی
دنیا مین نرہا کس بانسی اذان کہون اور کسکو سناؤن جب لوگون نی بہت سا
اصرار کیا اور حضرت حسنین علیہما السلام نی بہی مبالغہ فرمایا تب بلال اذان کہنی
پر مستعد اور اہالی مدینہ گرد پیش سی جمع ہوئی جسوقت بلال نی کہا اَللّٰهُ اَکْبَرُ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ تمام مدینی کی در و دیوار سی شور فریاد بلند ہوا جب کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور قبر شریف کی طرف اشارہ کیا سب بی اختیار رونی
لگی اور بلال بیہوش غش کہا کی گری تمام ازواج طاہرات اپنی اپنی حجری سی
باہر نکل آئی اور کہا ای بلال اب کسیکو تمہاری اذان سننی کی تاب نہین
غرض وہ دن ایسا ماتم برپا تہا کہ گویا خواجہ کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات نی
ابہی انتقال فرمایا ہی عاشقان محمد آنحضرت صلعم کی نام سی عشق ہونا صدگونہ
موجب برکات اور ہر طرح سبب حسنات و نجات ہی راوی لکہتا ہی
کہ ملک شام مین ایک یہودی تہا شنبہ کی دن توریت پڑہنی مین مشغول تہا نام نامی

حضرت صلعم کا چار مقام مین لکہا دیکہا عداوت کی زیادہ سی اوس ورق کو آگ مین جلا
دیا دوسری روز وہ نام مبارک آٹہ جگہ پہر لکہا پایا اوس ورق کو جلا دیا تیسری روز
بارہ مقام مین نام نامی لکہا دیکہا یہ شخص نہایت حیران ہوا کہ جسقدر اس نام کو صفحہ
توریت سی مٹاتا ہون اور بہی زیادہ لکہا پاتا ہون اگر یہی احوال ہی تو تمام توریت
اسی نام سی بہر جائیگی آخر مشتاق زیارت کا ہوا رات دن زیارت کی اشتیاق
مین منزل بمنزل طی کرتا ہوا مدینہ منورہ مین پوہنچا پہلی حضرت سلمان فارسی سی
ملاقات ہوئی سلمان کو سمجہا کہ یہی پیغمبر خدا ہین پوچہا کہ اَنْتَ مُحَمَّدٌ حال آنکہ خواجہ عالم
صلعم تین دن پیشتر انتقال فرما چکی تہی سلمان نی کہا ای عزیز مین محمد نہین محمد کا
غلام البتہ ہون اوسنی کہا مجہی رسول خدا کی پاس لیچلو سلمان متفکر ہوئی کہ اگر حال
وفات کا سناتا ہون تو ایک مشتاق مایوس ہوجاتا ہی اور اگر چہپاتا ہون تو
اخفای امر حق مناسب نہین کہا ای شخص تجہی اصحاب رسول کی پاس لیچلتا ہون
الغرض سلمان اوسکو ساتہ لیکر مسجد نبوی مین آئی حضرت امیر المومنین علیؓ اور اصحاب
رسول مسجد مین محزون اور ملول بیٹہی تہی یہودی ازبسکہ زیارت رسول خدا کا
اشتیاق اور شوق ملازمت مین استغراق رکہتا تہا حضرت علی مرتضیؓ کو رسولخدا
سمجہا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
جسوقت نام حضرت صلعم کا سنا اصحاب بی اختیار رونی لگی حضرت علیؓ نی پوچہا
ای شخص تو کون ہی کہ ہماری مصیبت تازہ کرتا ہی اور نمک جراحت دل پر چہڑکتا ہی

تین دن ہوئی کہ وہ آفتاب رسالت زیر زمین پنہان ہوا دوستونکا جگر آتش
فراق سی کباب ہی یہودی یہ بات سنتی ہی بیہوش ہو کی گرا اور اپنا سر پیٹ کی
کہنی لگا واحسرتا قد ضاع سفری یا لیتنی لم تلدنی امی ہیہات میرا
سفر ضائع ہوا ای کاش مین پیدا نہوا ہوتا اگر پیدا ہوا تہا نہ پڑہتا جو پڑہتا نام محمد کا
نہ دیکہتا اگر دیکہا تو زیارت سی محروم نرہتا بعد اسکی کہا یا علیؑ اوس جناب کا کوئی لباس
متبرک منگاؤ تا اوسکی خوشبو سی میری دلکو تسکین حاصل ہو امیر المومنین نی سلمان
فارسی کو حضرت سیدہ بنت رسول اللہ کی حضور مین بہیجا کہ لباس قدسی اساس
لاوین وہان حضرت زہرا اور جناب حسنینؑ در یتیمی سی گریان اور نالان تہی
سلمان نی در حجرہ کی زنجیر ہلائی جناب سیدہ نی پوچہا کہ یتیمونکی دروازی پر سو افت
کون آیا ہی سلمان نی عرض کیا خادم آستان اہلبیت سلمان فارسی فرستادہ
مرتضی علی ہی رسول اللہ کا جبہ مبارک دیکہنی سیدہ نی فرمایا وا ویلا میری باپ کا
جامہ مبارک کون پہن سکتا ہی سلمان نی سب حقیقت حال عرض کی اور پیراہن
مبارک مسجد مین لائی تمام اصحاب رسول اوس دین و دنیا کی بادشاہ کا پیراہن
کہ جسمین سات پیوند مختلف جابجا لگی تہی دیکہکر بہت روئی یہودی اوسکی خوشبو
سونگہتا اور بار بار آنکہونسی لگاتا اور کہتا تہا روحی فداک علی طیبک یا محمد و
یا رسول اللہ میرا دل و جان اس خوشبو پر قربان افسوس یہ مشتاق دولت دیدار سی
محروم رہا یہ کہتا اور روتا ہوا حضرت علی کی ساتہ مرقد انور کی نزدیک آیا کلمہ

طیب زبان پر لایا اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله پھر کہا بار خدایا اگر میرا اسلام تو نے قبول کیا ہو تو اسی دم مجھے اپنی حبیب کی حضور مین بلالیں یا محمد یا محمد کہتی ہوئی زمین پر گر پڑا اور رسول مقبول کی محبت مین روانہ ملک بقا ہوا الحمد لله على ذلك اللهم امتنا على حب حبيبك محمد صلى الله عليه وآله وسلم انا لله وانا اليه راجعون خداوندا با فی محفل رسول اور مولف اس کتاب سعید یعنی فقیر غلام امام شہید کو اور اوسکی کاتب اور قاری اور سامع کو جزای خیر عنایت کر اور ہر ایک کی گناہ صغیرہ و کبیرہ سی درگذر آمین یا رب العالمین

وصل وسلم على خير خلقك محمد وآله واصحابه اجمعين

برحمتك يا ارحم الراحمين تمام شد نسخہ متبرکہ

سوانح شریف من تصنیف علامہ عصر

دانش آگاہ محب بارگاہ رسول الله

مقبول درگاہ رب رشید

مولوی غلام امام شہید

ساکن الہ آباد

۱۲۸۹